قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ

جادو سے کیسے بچیں؟

ڈاکٹر عبدالخالق

مکتبہ دارالاصلاح بھائی پھیرو ضلع قصور

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ط

(ہود ۱۱:۸۸)

میں تو اصلاح کرنا چاہتا ہوں، جہاں تک بھی میرا بس چلے

جادو

سے کیسے بچیں؟

ڈاکٹر عبدالخالق ایم بی بی ایس

مکتبہ دارالاصلاح بھائی پھیرو ضلع قصور

کتاب:	جادو سے کیسے بچیں؟
مؤلف:	ڈاکٹر عبدالخالق ایم بی بی ایس
ناشر:	عبداللہ شکیل
	مکتبہ دارالاصلاح بھائی پھیرو
کمپوزنگ:	عقیل خان جمبر خورد
طبع اول:	۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ
تعداد:	۱۰۰۰
مطبع:	میٹرو پرنٹرز لاہور
قیمت:	۴۰ روپے

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ.

فَاَعُوْذُ بِا للّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

پھینک جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگلے جاتا ہے جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتا خواہ کسی شان سے آئے۔ (۲۰۔طہٰ۔۶۹)

"تصوف کے معروف و منکر" کے عنوان سے ایک کتاب زیر ترتیب ہے۔ زیرنظر کتاب اس بڑے مضمون کا ایک باب ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس نے جہاں سیاست، معیشت اور معاشرت کے واضح احکامات دیئے ہیں وہاں روحانیت اور تزکیہ نفس کی بھی واضح ہدایات دی ہیں۔ اصل نقص نامکمل اسلام پر عمل کرنا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں جو پورے کے پورے اسلام پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے جب سے اقامت دین کی نیت کی ہے، میری کوشش کا محور مکمل دین کا نفاذ ہے۔ تصوف اور اس کے متعلقات دین کا ایک جزو ہیں۔ میں بطور استاد، دارالاصلاح کے شاگردوں کو پورے دین کی تعلیم دیتا ہوں اور اس پورے دین میں جادو کا علاج بھی آ جاتا ہے۔ دراصل میں اس معاشرے کی ہمہ جہت اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ شاگردوں سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے عقائد، اعمال، افعال، خاندان، طرز معاشرت، معیشت غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے کی اصلاح کریں۔ صحیح علم حاصل کریں۔

قرآن مجید کا باترجمہ وتفسیر مطالعہ کریں۔ حدیث اور سیرت کا مطالعہ کر کے سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں۔ جب دین پر مکمل عمل کیا جاتا ہے تو سارے مسائل از خود حل ہو جاتے ہیں۔

میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں اور نہ ہی میں بزرگوں کی توقیر سے غافل ہوں۔ الحمدللہ میں اہل اللہ کی صحبت سے فیض یاب ہوں۔ یہ مضمون صرف اصلاح کی نیت سے لکھ رہا ہوں اگر کسی صاحب کو میری بات پسند آ جائے اور توبہ کر کے اصلاح کر لے تو اس تحریر سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کتاب سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے نیت کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ اللہ سے ہدایت کی دعا کریں اور پھر یہ کتاب پڑھیں۔

افسوس آج کا مسلمان ہر وہ کام کرتا ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے روکا ہے۔ بعض اوقات لوگ اپنے بزرگوں کو خوش کرنے یا دنیا کمانے کے لیے گناہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ جادو کے متاثرین کو میرا مستقل مشورہ ہے کہ وہ اہل علم وتقویٰ سے مشورہ کیا کریں۔ جادو کا علاج جادو سے بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ حق کا راستہ نہیں ہے۔ علاج کے لیے جادوگر کے پاس جانے سے انسان ایمان، دولت اور عزت سب کچھ کھو دیتا ہے۔

کئی مریض مطالبہ کرتے ہیں کہ میں انہیں تعویذ یا گنڈا دوں لیکن میں نے ہر ایک سے معذرت کی کہ میں جادو سے پناہ مانگتا ہوں۔ میرا علم جو کچھ بھی ہے قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ بزرگوں کے فیض روحانی اور تجربات پر مبنی ہے۔ میں صرف دفاع کا قائل ہوں۔ احتیاطی تدابیر اختیار کرتا ہوں۔ کسی کا نقصان کرنا گناہ ہے۔ میں ہر ایک کا خیر خواہ ہوں اور دوست دشمن سب کی اصلاح اور بھلائی کے لیے کام کرنا پسند کرتا ہوں۔ دارالاصلاح کا ادارہ بنانے کا مقصد وحید بھی اصلاح ہے، جہاں تک بس چلے۔ مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ اس تحریر کو مسلمانوں کے لیے بھی اصلاح کا ذریعہ بنا دے گا۔

آخر میں عزیزم عبداللہ شکیل، بابر اسمٰعیل اور عباس اختر اعوان کا ممنون ہوں جن کے تعاون سے یہ کتاب اشاعت کے قابل ہوئی۔

خاکسار

جادو کی اصلیت

جادو ہزاروں سال پرانا علم ہے جس کی بنیاد اللہ کی نافرمانی، شرک، کفر، برائی اور گناہ پر رکھی گئی ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ جس طرح اللہ کریم نے موت، بیماری، زہر، جراثیم اور بہت سے کبیرہ وصغیرہ گناہ تخلیق کیے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک یہ جادو کا علم بھی ہے۔ چونکہ جادو اللہ کے اِذن سے اثر کرتا ہے اس لیے اس کے امر واقعہ ہونے کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ جس طرح آگ جلاتی ہے، کینسر سے انسان مر جاتا ہے، دل کا دورہ پڑتا ہے، اسی طرح جادو کے ذریعے بھی انسان متاثر ہوتا ہے۔ اس کے اثرات کی تفصیل بہت ہی لمبی ہے۔

جادو کے قدیم ترین شواہد زمانہ قبل از تاریخ سے ملتے ہیں۔ یونان، مصر، عراق اور یمن میں اس علم کے ابتدائی آثار ملتے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ ایک نفسیاتی علم ہے۔ یہ علم سرکاری طور پر یونیورسٹیوں میں نہیں پڑھایا جاتا بلکہ ایک غیر سرکاری اور پرائیویٹ علم ہے۔ حکومت اس معاملے میں مداخلت نہیں کرتی۔ پرانے زمانے کے بادشاہ جادوگروں کی سرپرستی کیا کرتے تھے۔ آج کے ماڈرن حکمران بھی ”پیر کاکی تاڑ“ کی طرز کے جادوگروں کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ نیک حکمران جادوگری کو نقصان دہ سمجھتے تھے اور تاریخ میں شواہد موجود ہیں کہ جادوگروں کو سزائیں دی گئیں۔

سب سے پہلے جادو جنوں اور فرشتوں کو سکھایا گیا اور جنوں کے ذریعے یہ یونان اور مصر میں پہنچا۔ سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں جنات سے اور بابل شہر میں یہودیوں کی غلامی کے دور میں ہاروت اور ماروت فرشتوں سے یہودیوں نے جادو سیکھا۔ آج کے دور میں بھی یہودی، عیسائی اور ہندو مسلمانوں سے زیادہ بڑے جادوگر ہیں۔

بزرگوں کا قول ہے، ”جادو برحق اور کرنے والا کافر۔“

برحق سے مراد یہ ہے کہ یہ وہم اور خیال کی چیز نہیں بلکہ واقعتاً آنکھ، کان، دل، دماغ اور اعضائے رئیسہ کو متاثر کرتا ہے اور کفر کی دلیل یہ ہے کہ جب ہاروت اور ماروت یہودیوں کو جادو

سکھایا کرتے تھے توان کو صاف کہتے کہ:

فَلَا تَكْفُرْ (۲۔البقرۃ۔۱۰۲) تو کفر میں مبتلا نہ ہو

حدیث شریف میں صاف طور پر جادو سے منع کیا گیا ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنی بیوی زینبؓ کے گلے میں دھاگا دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟اس نے جواب دیا کہ یہ گنڈا ہے جس پر میرے لیے منتر پڑھا گیا اور آنکھ کے درد کا علاج کیا گیا ہے۔عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَ الْتَمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ. (مشکوٰۃ۔۴۳۵۱) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ منتر، منکے اور ٹوٹکے شرک ہیں۔

حضرت عیسیٰؒ بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہؓ بن حکیم کے پاس گیا۔ان کا جسم بیماری کی وجہ سے سرخ تھا۔میں نے کہا کہ تم تعویذ کیوں نہیں باندھتے؟

فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ. (مشکوٰۃ۔۴۳۵۵) عبداللہ بن حکیم نے کہا کہ ہم خدا کے ذریعے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کوئی چیز (تعویذ دھاگا وغیرہ) لٹکائے یا باندھے وہ اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَمِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ. (مشکوٰۃ۔۴۳۵۲) نبی ﷺ سے نشرہ کے متعلق پوچھا گیا۔آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان کا عمل ہے۔(نشرہ آسیب کا عمل ہے)

قرآن و حدیث کی ان واضح تصریحات کے باوجود جادو ایک مقبول پیشہ ہے۔لوگوں نے اسے ایک سائنس بنا دیا ہے۔تحقیق اور تجربے نے جادو کے بڑے بڑے ماہر پیدا کر دیئے ہیں اور فی زمانہ ایک چھوٹے سے شہر میں سینکڑوں جادوگر مل جاتے ہیں۔جس طرح ننگے سر پھرنے والی بے پردہ عورت میں شرم و حیا ختم ہوگئی ہے اور معاشرہ ایک بڑی بے حیائی سے گذر رہا ہے اسی طرح جادو کو برا جاننے والے بہت تھوڑے ہیں۔جس شخص کا کاروبار تباہ ہوتا ہے وہی جادوگر کو گالی دیتا

ہے اور پھر خود ایک بڑے جادوگر کے پاس چلا جاتا ہے تا کہ اس کا کاروبار ٹھیک ہوجائے یا پھر دشمن سے بدلہ لیا جا سکے۔ اس طرح یہ زندگی اور معاشرے کا وطیرہ بن چکا ہے کہ صبح ناشتے سے فارغ ہو کر جادوگر کو تلاش کر کے اس سے مطلب کا تعویذ لینا ہے۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ لوگ اپنی حقیقی والدہ کو دس روپے نہیں دیتے لیکن جادوگروں کو ہزاروں روپے فیس اور نذرانہ بڑی خوشدلی سے دے آتے ہیں۔ تعویز گنڈے کا کاروبار کافی ترقی کر چکا ہے۔ اس کے کئی شعبے ہیں۔

☆ جادو ☆ کہانت ☆ عملیات ☆ نجوم ☆ علم الاعداد ☆ جوتش ☆ مکروفریب ☆

کئی جادوگر صرف ایک شعبے میں کام کرتے ہیں اور باقی شعبوں سے لاتعلق ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اٹھرا کا علاج کرتا ہے اور باقی شعبوں کا ادراک نہیں رکھتا۔ اسی طرح ایک شخص کاروبار تباہ کرنے کا ماہر ہوتا ہے یعنی یہ لوگ اپنے اپنے شعبے کے ماہر (Specialist) گنے جاتے ہیں اور کسی ایک مضمون پر محنت کرتے ہیں۔ بعض دوسرے تمام شعبوں میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ انہیں اپنے کاروبار کے لیے زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ ایسے لوگ زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ ایک عمل سے کام نہ چلے تو دوسرا عمل کر لیتے ہیں۔ ایسے کامل لوگوں کے عقیدت مندوں کی تعداد بھی زیادہ ہوتی ہے، شہرت بھی ملتی ہے اور دولت کی بھی ریل پیل ہو جاتی ہے۔ ایسے جادوگروں کے تعویذ کا توڑ کافی مشکل ہوتا ہے۔ ایسے کاریگروں کے کمال کی بہت سی کہانیاں ہم نے سنی اور دیکھی ہیں۔ اس فیلڈ میں محنت اور مشقت بھی بہت کرنا پڑتی ہے۔ ساری ساری رات جاگ کر منزل کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔

موسیٰ علیہ السلام پر جادو کا اثر

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ انہوں نے اپنی رسالت کے ثبوت کے طور پر یدِ بیضا اور لاٹھی کے معجزے پیش کیے۔ فرعون پکار اٹھا کہ یہ تو جادو ہے اور جادو کے ذریعے تم دونوں بھائی ہمیں اقتدار سے معزول کرنا چاہتے ہو۔ کئی دنوں تک فرعون اور موسیٰ علیہ السلام میں تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔ آخر کار فرعون نے فیصلہ کیا کہ عید

کے دن موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کا مقابلہ کرایا جائے۔قرآن نے اس مقابلہ کو متعدد مقامات پر بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے:

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

(۲۰۔طٰہٰ۔۶۶ تا ۷۰)

موسیٰ نے کہا ''نہیں تم ہی پھینکو'' یکایک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور موسیٰ اپنے دل میں ڈر گیا۔ہم نے کہا ''مت ڈر،تو ہی غالب رہے گا۔ پھینک جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگلے جاتا ہے۔ یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا خواہ وہ کسی شان سے آئے'' آخر کو یہی ہوا کہ سارے جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے اور پکار اٹھے'' مان لیا ہم نے ہارون اور موسیٰ کے رب کو۔''

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاۗءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾

(۱۰۔یونس۔۷۹ تا ۸۱)

اور فرعون نے (اپنے آدمیوں سے) کہا ''ہر ماہر فن جادوگر کو میرے پاس حاضر کرو'' جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا ''جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے پھینکو'' پھر جب انہوں نے اپنے انچھر پھینک دیئے تو موسیٰ نے کہا'' یہ جو کچھ تم نے پھینکا ہے جادو ہے۔اللہ ابھی اسے باطل کیے دیتا ہے، مفسدوں کے کام کو اللہ سدھرنے نہیں دیتا''۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ (۷۔الاعراف۔۱۱۶،۱۱۷)

موسیٰ نے جواب دیا ''تم ہی پھینکو'' انہوں نے جو اپنے انچھر پھینکے تو نگاہوں کو مسحور اور دلوں کو خوفزدہ کر دیا اور بڑا ہی زبردست جادو بنا لائے ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ پھینک اپنا عصا۔ اس کا پھینکنا تھا کہ آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا۔

اس کہانی سے ہماری رہنمائی کے لیے مندرجہ ذیل نقاط ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ جادو ایک نفسیاتی عمل ہے، آنکھ اور دل پر اثر کرتا ہے۔

۲۔ پیغمبر پر بھی جادو کا اثر ہوتا ہے اور یہ اثر اس کے جسمانی وجود پر ہوتا ہے۔

۳۔ جادو ایک باطل اور جھوٹ کا کھیل ہے۔

۴۔ جادوگروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کی ہیئت تبدیل نہیں ہوئی بلکہ دیکھنے والوں کو سانپ نظر آئے۔

۵۔ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی معجزے سے اژدھا بنی تھی۔ اس کی شکل واقعتاً تبدیل ہو جاتی تھی اور وہ ایک زندہ اور عمل کرنے والا اژدھا بنتا تھا۔

۶۔ جادوگر مضمون سمجھتے تھے۔ چونکہ وہ جادو اور معجزے کے فرق سے واقف تھے اس لیے جان گئے کہ لاٹھی والا پیغمبر ہے۔

۷۔ نگلنے سے لاٹھیوں کا کھا جانا بھی مراد لیا جاتا ہے لیکن مولانا مودودیؒ کی رائے ہے کہ نگلنے سے مراد جادو کے جھوٹے عمل کا کھانا ہے۔ یعنی لاٹھیاں تو اپنی اصلی حالت میں آ گئیں اور جھوٹ جو جادو نے نفسیات کو متاثر کرنے کے لیے گھڑا تھا وہ موسیٰ علیہ السلام کا سانپ نگل گیا اور یہی بات اصل میں معجزہ تھی۔

۸۔ فرعون نے معجزہ دیکھ کر بھی ایمان قبول نہ کیا۔ اس لیے آج کے دور میں بھی معجزوں کی بجائے فہم و ادراک کی ضرورت ہے۔

۹۔ جادو ایک وہم نہیں بلکہ علمی اور نفسیاتی حقیقت ہے البتہ اس کے نقصان دہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔

۱۰۔ جادو کا اصل علاج جادو سے نہیں بلکہ اللہ کی وحی یعنی کتاب اللہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ اس زمانے میں بھی ہوا اور آج بھی ہوسکتا ہے۔

ہاروت و ماروت

ذوالقرنین بادشاہ سے سوسال پہلے بابل شہر میں کلدانیوں کی حکومت قائم تھی ۔ بخت نصر بادشاہ نے فلسطین پر حملہ کیا، ہیکل سلیمانی کو گرادیا اور لاکھوں یہودیوں کو غلام بنا کر بابل لے آیا۔ کلدانی یہودیوں سے بے گار لیا کرتے تھے۔ اس غلامی کے دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر بھی ان یہودیوں کی اصلاح کے لیے بھیجے اور آسمان سے دو فرشتے ہاروت اور ماروت بھی نازل فرمائے۔ یہ فرشتے یہودیوں کو جادو سکھاتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا
يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى
الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا
نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ
بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ
عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ

اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے جو شیاطین سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا۔ کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل کی گئی تھی، حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کردیا کرتے تھے کہ ''دیکھ ہم محض ایک آزمائش ہیں، تو کفر میں مبتلا نہ ہو'' پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ (۲۔البقرۃ۔۱۰۲) ڈال دیں۔ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا۔کاش انہیں معلوم ہوتا!

ان آیات نے ہماری رہنمائی اس طرح کی ہے کہ:

۱۔جادو کا علم اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔

۲۔جنوں اور فرشتوں کو پہلے جادو کا علم دیا گیا۔انسانوں نے جنوں اور فرشتوں سے جادو سیکھا۔

۳۔جادو سیکھنا کفر ہے اور لوگ جان بوجھ کر کفر کرتے ہیں۔

۴۔جادو کے ذریعے میاں بیوی کو لڑایا جا سکتا ہے۔

۵۔جادو کے ذریعے مال و جان دونوں کا نقصان ہوسکتا ہے۔

۶۔ان جادوگروں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۷۔لوگ جان بوجھ کر دنیاوی لالچ میں آخرت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۸۔لوگ جان بوجھ کر اللہ کی آزمائش کو اپنے گلے میں ڈال لیتے ہیں۔

۹۔ایک انسان دوسرے انسان کا نقصان کرنے کے لیے ہر قسم کا غیر شرعی حربہ استعمال کر لیتا ہے خواہ اپنا ہی خانہ خراب ہو جائے۔

۱۰۔وقتی فائدے کے لیے اپنا مستقل نقصان کر لیتے ہیں۔

۱۱۔وحی کا علم ہی اصل فائدہ مند علم ہے۔

نبی ﷺ پر جادو

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ يَهُوْدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ ابْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَ مَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَاعَائِشَةُ أَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِىْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ جَاءِ ىْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِىْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِىْ عِنْدَ رَأْسِىْ لِلَّذِىْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِىْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِىْ عِنْدَ رَأْسِىْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِىْ اَىِّ شَىْءٍ قَالَ فِىْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْحَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِىْ بِئْرِ ذِىْ اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَا ئَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَ لَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْن قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَا فَانِىَ اللّٰهُ وَ كَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔ (صحیح مسلم۔کتاب السلام، باب السحر)

مولانا مودودیؒ تفہیم القران جلد ششم صفحہ نمبر ۵۵۴، ۵۵۵ پر لکھتے ہیں:

”صلح حدیبیہ کے بعد نبی ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو محرم ۷ھ میں خیبر سے یہودیوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور ایک مشہور جادوگر لبید بن اعصم سے ملا جو انصار کے قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا۔(اور مذہباً یہودی تھا) ان لوگوں نے اس سے کہا ”یہ لو تین اشرفیاں حاضر ہیں۔انہیں قبول کرو اور محمد ﷺ پر ایک زور کا جادو کردو۔اس زمانے میں حضور ﷺ کے ہاں ایک یہودی لڑکا خدمت گار تھا اس سے ساز باز کر کے ان لوگوں نے کنگھی کا ایک ٹکڑا حاصل کرلیا جس میں آپ کے موئے مبارک تھے۔انہی بالوں اور کنگھی کے دانوں پر جادو کیا گیا۔“

”بعض روایات میں ہے کہ لبید نے خود جادو کیا تھا، اور بعض میں یہ ہے کہ

اس کی بہنیں اس سے زیادہ جادوگرنیاں تھیں ۔ ان سے اس نے جادو کروایا تھا۔ بہرحال دونوں صورتوں میں سے جو بھی صورت ہو اس جادو کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھ کر لبید نے بنی زریق کے کنویں زروان یا ذی اروان نامی کی تہہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا۔ اس جادو کا اثر نبی ﷺ پر ہوتے ہوتے پورا ایک سال لگا۔ دوسری ششماہی میں کچھ تغیر مزاج محسوس ہونا شروع ہوا۔"

"آخری چالیس دن سخت اور آخری تین دن زیادہ سخت گزرے مگر اس کا زیادہ سے زیادہ جو اثر حضور ﷺ پر ہوا وہ بس یہ تھا کہ آپ گھلتے چلے جا رہے تھے۔ کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ وہ کر لیا ہے مگر نہیں کیا ہوتا تھا، اپنی ازواج کے مطابق خیال فرماتے کہ آپ ان کے پاس گئے ہیں مگر نہیں گئے ہوتے تھے، اور بعض اوقات آپ کو اپنی نظر پر بھی شبہ ہوتا تھا کہ کسی چیز کو دیکھا ہے مگر نہیں دیکھا ہوتا تھا۔ یہ تمام اثرات آپ کی ذات تک محدود رہے، حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو یہ معلوم تک نہ ہو سکا کہ آپ پر کیا گزر رہی ہے۔ رہی آپ کی نبی ہونے کی حیثیت تو اس میں آپ کے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہ ہونے پایا۔"

"آپ کی حیثیتِ نبوت اس سے بالکل غیر متاثر رہی اور صرف اپنی ذاتی زندگی میں آپ اپنی جگہ اسے محسوس کر کے پریشان ہوتے رہے۔ آخر کار ایک روز آپ حضرت عائشہؓ کے ہاں تھے کہ آپ نے بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اسی حالت میں نیند آ گئی یا غنودگی طاری ہوئی اور پھر بیدار ہو کر آپ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ میں نے جو بات اپنے رب سے پوچھی تھی وہ اس نے مجھے بتا دی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا وہ کیا بات ہے؟"

"آپ نے فرمایا دو آدمی (یعنی فرشتے دو آدمیوں کی صورت میں) میرے پاس آئے۔ ایک سرہانے کی طرف تھا اور دوسرا پائینتی کی طرف۔ ایک نے پوچھا انہیں

کیا ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں میں ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف کے اندر۔ پوچھا وہ کہاں ہیں؟ جواب دیا بنی زریق کے کنویں ذی اروان (یا ذروان) کی تہہ کے پتھر کے نیچے ہے۔ پوچھا اب اس کے لیے کیا کیا جائے؟ جواب دیا کنویں کا پانی سونت دیا جائے پھر پتھر کے نیچے سے اس کو نکالا جائے۔''

''اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت عمارؓ بن یاسر اور حضرت زبیرؓ کو بھیجا۔ ان کے ساتھ جبیر بن ایاس الزرقی اور قیس بن محسن الزرقی (یعنی بنی زریق کے یہ دو اصحاب) بھی شامل ہو گئے۔ بعد میں حضور ﷺ خود بھی چند اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔''

''پانی نکالا گیا اور وہ غلاف برآمد کر لیا گیا اس میں کنگھی اور بالوں کے ساتھ ایک تانت کے اندر گیارہ گرھیں پڑی ہوئی تھیں اور موم کا ایک پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں۔ جبریلؑ نے آ کر بتایا کہ آپ معوذتین پڑھیں۔ چنانچہ آپ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور اس کے ساتھ ایک ایک گرہ کھولی جاتی اور پتلے میں سے ایک سوئی نکالی جاتی رہی۔ خاتمہ تک پہنچتے ہی ساری گرھیں کھل گئیں، ساری سوئیاں نکل گئیں اور آپ جادو کے اثر سے نکل کر بالکل ایسے ہو گئے جیسے کوئی شخص بندھا ہوا تھا، پھر کھل گیا۔ اس کے بعد آپ نے لبید کو بلا کر باز پرس کی۔ اس نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور آپ نے اس کو چھوڑ دیا، کیونکہ اپنی ذات کے لیے آپ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے اس معاملے کا چرچا کرنے سے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے اب میں نہیں چاہتا کہ کسی کے خلاف لوگوں کو بھڑکاؤں۔''

ان روایات سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ:

۱۔ پیغمبر ﷺ کی ذاتی حیثیت پر بھی جادو کا اثر ہوسکتا ہے۔ جس طرح آپ کو بچھو نے کاٹا، بخار چڑھا، جنگ میں زخمی ہوئے۔ اسی طرح آپ کے جسم پر جادو کا اثر بھی ہوا۔

۲۔ جادو کا اثر نگاہ اور دماغ پر ہوا۔ خاص طور پر یادداشت متاثر ہوئی۔

۳۔ دن بدن گھلتے چلے گئے۔ جسم کمزور ہوگیا۔ ایک ایسی بیماری جس کی تشخیص نہ ہوسکتی تھی۔

۴۔ جادو بالوں، کنگھی، دھاگہ اور پتلے (گڈا) کے ذریعے کیا گیا۔ گرہیں گیارہ تھیں اور سوئیاں بھی گیارہ۔

۵۔ پانی اکثر تعویذوں کا اثر ختم کردیتا ہے اور یہاں جادو کا مال پانی کے کنویں کی تہہ میں رکھا گیا۔ بڑے کمال کا جادو تھا۔

۶۔ جادو کے ذریعے آپ کی حیثیت اور نبوت پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آپ قرآن کی کسی آیت کو نہیں بھولے اور نہ ہی آپ کی نماز اور دیگر فرائض متاثر ہوئے۔

جادو کے عوامل

جن

لکڑی کے جلنے سے تین چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

روشنی: نور جس کے ذریعے آگ کے پاس بیٹھے لوگ ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ یہ روشنی سائنس کی زبان میں ایک قوت ہے۔ اللہ تعالی نے اس روشنی (نور) سے فرشتوں کو پیدا کیا جو اس کائنات میں اللہ کے حکم کے مطابق قضاوقدر کے کام کرتے ہیں۔

حرارت: (گرمی، لو) فرشتوں کی تخلیق کے کئی ہزار سال کے بعد اللہ تعالی نے آگ کی لو سے جن کو پیدا کیا۔ حرارت بھی ایک قوت ہوتی ہے:

وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔
(۵۵۔الرحمٰن۔۱۵)

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔
(۱۵۔الحجر۔۲۷)

یعنی ایسی آگ کی حرارت جس میں دھواں نہ ہو۔

خاک: لکڑی سے تیسری چیز جلنے کے بعد خاک حاصل ہوتی ہے۔ اس خاک کو سائنس دان مادہ کہتے ہیں اور انسان کو اللہ تعالی نے مادی اجزا سے پیدا کیا ہے۔ عرف عام میں اسے مٹی، خاک اور گرد کہتے ہیں:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ انسان کو اس نے ٹھیکری جیسے سوکھے سڑے ہوئے گارے سے بنایا۔
(۵۵۔الرحمٰن۔۱۴)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا۔
(۱۵۔الحجر۔۲۶)

تخلیق آدم علیہ السلام سے ہزاروں سال پہلے اللہ تعالیٰ نے جن پیدا کیے۔ ان کو زمین میں خلافت دی۔ ان کے پاس بھی ان کی نسلوں میں سے پیغمبر آئے اور اس زمین پر نیک اور بد جن زندگی گزارتے رہے۔ پھر جنوں میں آپس کی لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ آخر زمانے میں ایک بہت بڑی جنگ ہوئی جس کی وجہ سے زمین فساد سے بھر گئی اور جنوں کی نسل بہت ہی قلیل مقدار میں رہ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو خلافت عرضی سے معزول کر دیا اور ابلیس کو عالم بالا میں بلا کر فرشتوں کی صحبت میں رکھ کر اس کی تعلیم و تربیت خصوصی انداز میں کی۔ باقی جن زمین پر ادھر اُدھر گھوم پھر کر وقت گزارتے رہے۔ اور ان کی نسلیں اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور تمام زمینی مخلوقات کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ ایک ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا:

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٭ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ (۲۔البقرہ۔۳۴)

پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے جھک جاؤ، تو سب جھک گئے مگر ابلیس نے انکار کر دیا وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔

اس دن سے انسان اور ابلیس کے درمیان ایک مستقل دشمنی پڑ گئی۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کے لیے مہلت مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے دے دی۔ چنانچہ آدم علیہ السلام اور کروڑوں انسان فوت ہو چکے لیکن ابلیس ابھی تک زندہ ہے:

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ (۷۔الاعراف۔۱۴تا۱۶)

ابلیس بولا ''مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے''۔ فرمایا ''تجھے مہلت ہے'' بولا ''اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا (اور انہیں گمراہ کروں گا۔)

اس طرح اس نے اللہ کے بھرے دربار میں انتقام لینے کا اعلان کر دیا اور وہ آج تک ہر ممکن طریقے سے ہر انسان کو گمراہ کرنے اور صراط مستقیم سے ہٹانے کی فکر کر رہا ہے اور کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اس کی کروڑوں کے حساب سے اولاد ہے۔۔ جنوں اور انسانوں میں کروڑوں اس کے حکم کے تابع ہیں۔ اس کے وسوسے، ترغیبات، اور تمنائیں انسانوں کو گمراہ کر رہی ہیں۔

ان شیاطین جن وانس کی وجہ سے جادو کا کاروبار بھی بہت وسیع ہو چکا ہے۔ کب، کیسے اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے جنوں کو جادو کا علم دیا؟ اس کا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں۔ قرآن کی گواہی سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۲ میں گذر چکی ہے کہ انسان کو جنوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے زمانے میں جادو سکھایا۔ مصر اور یونان کا جادو کا زمانہ سلیمان علیہ السلام کے زمانے سے پہلے کا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو انسان کا کھلا دشمن قرار دیا ہے:

عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝۲۰۸ (۲۔البقرہ۔۲۰۸) کھلا دشمن

اس لیے وہ جادو کے ذریعے خود انسانوں کو استعمال کر کے دنیا کا بڑا نقصان کر رہا ہے۔ انسان اپنی جہالت، حسد، بغض اور انتقام کے جذبات کی وجہ سے شیطان کے مکروفریب میں آ کر جادو کے کافرانہ چکر میں پڑ جاتا ہے۔ اس طرح اس کی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں اور شیطان مہلت سے فائدہ اٹھالیتا ہے۔

جنات کا ذکر قرآن میں بار بار آیا ہے۔ ان میں نیک اور بد ہر طرح کے جن ہوتے ہیں۔ ان کے مذاہب بھی مختلف ہیں۔ ان کی اکثریت ابلیس کی اولاد ہے یا اس کے مذہب کی پیروکار۔ ایک بڑی جماعت اس کے ڈسپلن میں ہے اور وہ ان کا بڑا سردار ہے۔

''بدوح'' کسی زمانے میں جنوں کا بادشاہ رہ چکا ہے۔ کچھ جن اس کے مذہب پر ہیں۔ اس کا بھی ایک الگ سے مسلک ہے۔ اپنے علاقے کے جن ہندو، عیسائی اور مسلمان بھی ہیں۔ سلیمان علیہ السلام کی حکومت جنوں، انسانوں اور جانوروں پر بھی تھی۔ اس طرح کچھ جن یہودی

مذہب پر بھی ہیں۔کئی ایک جن مسلمانوں کے مدرسے میں پڑھتے ہیں۔

مجھے ایک امام مسجد نے بتایا کہ ان کے ساتھ مدرسہ میں جن بھی پڑھا کرتا تھا۔مسلمان جن کچھ تو واقعی نیک اور صالح ہیں لیکن اکثر مسلمان جن اسی طرح کے لادین ہیں جس طرح پاکستان کے مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں عملاً لادین ہیں۔مسلمان جن بھی لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں۔

ہماری برادری میں ایک عورت تھی۔اس پر جن کا اثر تھا۔عامل جب جن کو حاضر کرتا تو وہ عامل کو طب کے نسخے بتایا کرتا تھا۔اس طرح عامل نے جن سے بہت سارے طبی نسخے حاصل کر کے لکھ لیے۔کئی جن انسانی شکل میں موچی، درزی اور مستری کا کام بھی کرتے ہیں۔یہ ان کا مستقل پیشہ نہیں ہوتا صرف انسانوں کو پھانسنے کے لیے وہ مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں۔

جنوں کی اکثریت جادوگر بھی ہوتی ہے اس لیے وہ انسانوں کو جادو سکھاتے اور ان کی عملیات میں تعلیم و تربیت بھی کرتے ہیں۔خود ان کو راستہ بتاتے ہیں۔اس طرح عملیات اور کہانت کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کا انجام تباہی و بربادی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ اسے کسی انسانی پیر نے کچھ نہیں سکھایا۔اس کا سارا علم جنات سے حاصل کردہ ہے۔جنات نے اسے چلّے بھی کروائے اور عملیات کے کاروبار میں اس کی رہنمائی کی۔اب اس کا کاروبارِ عملیات خوب چلتا ہے۔وہ اپنی بستی کا سب سے بڑا بابا ہے۔ لوگ اسے پوجتے ہیں۔ہزاروں کے حساب سے نذر نیاز بھی دیتے ہیں۔

نیک جن بھی لوگوں کو تصوف کے کئی رموز سکھا دیتے ہیں۔کئی لوگوں نے جنات سے سیکھ کر تعویذ دھاگے کا کام شروع کر دیا اور آج ان کی حالت قابل رحم ہے۔ایسے لوگوں کو جنات گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ان کی حرام ذرائع سے مالی مدد بھی کرتے ہیں اور اپنے مزاج کے مطابق ان سے کام لیتے ہیں۔عملیات، کہانت اور تعویذوں کے ذریعے ''باباجی'' ایک مقدس شخصیت بن جاتے ہیں۔حرام ذرائع سے کمائی گئی یہ دولت چند سال تو مزے دیتی ہے لیکن آخر

یہ ساری دولت ضائع ہو جاتی ہے،شیش محل بک جاتے ہیں اور غریبی اور مسکینی اس خاندان کا انجام بن جاتی ہے۔ نافرمان اولاد مصائب میں اضافہ کر دیتی ہے۔ ایک عورت سے جنّنی کی دوستی ہے۔ وہ عام گھریلو عورت ہے۔ لوگ اس سے مختلف سوال کرتے ہیں اور وہ کہانت کے ذریعے لوگوں کو معلومات مہیا کرتی ہے۔

کچھ جن ماتحت ہوتے ہیں اور عامل کے حکم کے پابند ہوتے ہیں۔ انہیں موکل کہا جاتا ہے۔ یہ جنات کہانت،رمل اور جوتش کے علم کے فروغ میں مدد دیتے ہیں۔

کچھ جنوں کو کسی خاص شخص سے دشمنی ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر جو عملیات کے ذریعے جنات سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔ کبھی کبھار عام صالح انسانوں سے بھی الجھ پڑتے ہیں۔ جو جن کسی کا ذاتی دشمن بن جائے وہ مخصوص شخص اور اس کے خاندان کو خراب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جادو کے ذریعے بھی اور خود اپنی شرارتوں سے بھی تنگ کرتا رہتا ہے۔ بٹوے سے پیسے چوری کر لیتا ہے، کاغذات غائب کر دیتا ہے، کپڑے جلا دیتا ہے، کھانا خراب کر دیتا ہے، اٹھا کر کنویں میں پھینک دیتا ہے، بچوں کو اغوا کر لیتا ہے۔ کئی دفعہ ناپختہ ذہن وظیفے اور چلے کرنے والوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور دور پھینک دیتا ہے۔

کمال الدین کمال سالارپوری نے اپنی کتاب ''میرے روحانی تجربات ومشاہدات'' کے صفحہ ۴۴ پر ایک ایسے واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ کمال صاحب وظیفے کے دوران آیت الکرسی کا حصار بنانا بھول گئے اور جن نے ان کو ''الور'' سے اٹھا کر پندرہ کوس دور قصبہ ''ہرسولی'' میں پھینک دیا۔ بے وضو اور طہارت سے ناآشنا شخص زیادہ نقصان اٹھاتا ہے۔

شیطان اور اسکے چیلے جن خواب میں بابا بن کر آتے ہیں۔ اور گھر میں یا کسی خاص جگہ پر چراغ جلانے کا حکم دیتے ہیں۔ ضعیف الاعتقاد لوگ اس جگہ کو ''پکی جگہ'' مان کر وہاں باقاعدگی سے دیا جلاتے ہیں، خصوصاً جمعرات کو۔ اس دیئے کی لو سے جن کو خوراک مل جاتی ہے اور اس طرح وہ بابا اس گھر میں ایک جگہ کا مالک تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ گھر والے اس پکی جگہ پر چارپائی

نہیں ڈالتے اور نہ ہی کوئی چیز رکھتے ہیں بلکہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہاں کسی بزرگ کی قبر ہے اور بزرگ کی روح ہماری مددگار ہے۔بعض اوقات جن خواب میں بندر، شیر، بلی، ہاتھی اور اونٹ وغیرہ بن کر ڈراتے ہیں۔بعض اوقات خوبصورت عورت بن کر احتلام کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

جن، دوستی اور دشمنی دونوں کے ذریعے انسان کو صراط مستقیم سے ہٹانے کی تگ و دو کرتے ہیں۔انسان کاروبار حیات میں مصروف ہوتا ہے اس لیے ہر وقت چوکس نہیں رہ سکتا اور شیاطین بالکل فارغ ہیں۔ان کو مفت میں خوراک مل جاتی ہے اس لیے وہ انسان کو گمراہ کرنے کے لیے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

بعض جن دشمنی میں قتل بھی کر دیتے ہیں۔ایک بچہ چھت پر کھیل رہا تھا اس کو جن عورت نے دھکا دیا اور وہ چھت سے نیچے گر گیا۔معمولی چوٹ آئی اور جب بچہ ہوش میں آیا تو ماں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا تھا؟ اس نے بتایا کہ مجھے باجی نے پیچھے سے دھکا دیا حالانکہ اس وقت چھت پر کوئی عورت موجود نہ تھی۔

سید مزمل کا بچہ کھیتوں میں کھیل رہا تھا۔اسے دورہ پڑا اور کھیت میں گر گیا۔جب لوگ اس کے پاس پہنچے تو وہ فوت ہو چکا تھا۔سید صاحب نے اپنے مؤکلوں سے پوچھا کہ بچے کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے بتایا کہ فلاں جن نے بچے کا گلا دبایا ہے۔شاہ صاحب سے اس جن کی دشمنی تھی۔

جن کا سایہ

بعض اوقات جن پوری قوت سے انسان پر غالب آجاتے ہیں اور اس کی نفسیات کو درہم برہم کر دیتے ہیں۔اس شدت کے اثر کو دیہاتی لوگ سایہ کہتے ہیں۔اس غلبۂ شدید کے اثر میں کمزور ایمان والے پاگل بھی ہو جاتے ہیں۔پاگل کو عربی میں مجنون بھی کہتے ہیں۔مجنون کا مادہ بھی ''ج۔ن۔ن'' ہے۔ ہر پاگل جن کی وجہ سے نہیں ہوتا، کچھ لوگ طبی آزار کی وجہ سے پاگل ہو جاتے ہیں اور کچھ جادو کی وجہ سے۔بعض اوقات صرف خوف بھی انسان کو پاگل بنا دیتا ہے۔

بعض مریضوں کو جنات کے اثر سے غشی کے دورے بھی پڑ جاتے ہیں۔اور مرض کی

تشخیص کرتے وقت مکر، تناؤ، تشنج، ہسٹریا (Hysteria,Tension,Anxiety) جیسے امراض سے ممیّز کرنا پڑتا ہے۔

پنجابی میں توجِن اور جَن کا محاورہ بھی مشہور ہے۔سمجھدار لوگ پہچان لیتے ہیں کہ مریض کی اصل تشخیص کیا ہے؟ جناتی دوروں کی سب سے بڑی تشخیص یہی ہے کہ کسی دوائی یا نفسیاتی طریقے سے مریض کو افاقہ نہیں ہوتا اور دم سے ہو جاتا ہے۔

بعض جن محبت کے انداز میں اثر ڈالتے ہیں اور مغلوب شخص کو پیار محبت سے سیر کرانے کے لیے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ارشد صراف کے لڑکے کو جن اٹھا کر ملتان لے گئے اور وہ بذریعہ بس دو دن کے بعد گھر واپس پہنچا۔

جن سب سے زیادہ نقصان اس وقت پہنچاتا ہے جب انسان پیشاب یا پاخانے کو جائے۔حضرت ابی ہریرہؓ سے ایک لمبی روایت ہے جس کا ایک فقرہ قابل توجہ ہے۔رسول اللہﷺ نے فرمایا:

وَ مَنْ اَتَی الْغَا ئِطَ فَلْیَسْتَتِرْ .... اور جو کوئی پاخانے کو جائے تو پردہ کر لے۔۔۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ ۔۔کیونکہ شیطان بنی آدم کی شرم گاہ کے ساتھ کھیلتا ہے۔ (مشکوٰۃ۔۳۲۴)

پیشاب، پاخانے کی جگہ بیٹھنے سے پہلے دعا پڑھنے کا حکم ہے۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ جب پاخانے میں داخل ہوتے تو دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ پلید جنوں اور پلید جننیوں سے۔ (مشکوٰۃ۔۳۰۹)

رفع حاجت سے فارغ ہو کر فوراً پانی یا مٹی سے طہارت حاصل کر لینی چاہیے۔طہارت اور وضو کا خیال رکھنے والے لوگ شیطان اور جنات کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

جنات کے اثر سے محفوظ رہنے کے لیے احتیاطی تدابیر تقریباً وہی ہیں جو جادو کے

سلسلہ میں ہیں۔ البتہ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع، سورۃ الجن کی ابتدائی ۱۵ آیات، آیت الکرسی، سورۃ المومنون کی آیات نمبر ۹۷۔۹۸ کو معمولات ذکر کا حصہ بنانے اور بار بار پڑھنے سے جنات کے حملوں کا دفاع مؤثر انداز میں کیا جاسکتا ہے۔ ان آیات کو پڑھ کو دم بھی کیا جاسکتا ہے۔

اگر مرض شدید ہو تو کسی متقی صاحبِ حال سے مشورہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور علاج اور دم بھی کرایا جاسکتا ہے۔ اس بات کا خیال رہے کہ دم کے وقت حدود شرع کا پاس ولحاظ قائم رہے۔

ولی اللہ

اپنے ملک میں پیروں کی دو قسمیں ہیں۔

☆ ولی اللہ ☆ دنیادار پیر

ولی اللہ راسخ العقیدہ، مخلص اور صالح مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ اسلام کو دلیل سے مانتے ہیں۔ ان کا سینہ اسلام کی صداقت سے منور ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید پر انہیں عین الیقین اور شرح صدر ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں غرق اور شریعت کی سختی سے پابندی کرنے والے ہوتے ہیں۔ متقی، زاہد اور عابد، اپنے ہاتھ سے روزی کمانے والے، نذر و نیاز سے عوام کی خدمت کرنے والے، تبلیغ واشاعت دین میں کوشاں اور ہر وقت مسلمانوں کی ہدایت کا اہتمام اور فکر کرنے والے ہوتے ہیں۔

یہ لوگ واقعی اللہ کے دوست ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ لوگوں کو اللہ کی رضا کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس دور میں صحابہ کرامؓ کا نمونہ اور مرجع خلائق ہیں۔ پریشان حال لوگ ان کے زیر سایہ سکون، اطمینان قلب اور راحت حاصل کرتے ہیں۔ ہر دکھی کا درد بانٹتے ہیں اور پریشان لوگوں کے زخموں پر محبت وشفقت کا مرہم رکھتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک ہی رنگ ہے۔ یکسوئی اور اطمینان قلب کی وجہ سے پریشانیاں ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑتیں۔ ایسے بزرگ اگر زبان سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے تو مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ان کی دعا مستجاب ہے۔ یہ ہر شخص کے خیر خواہ ہیں۔

بعض اوقات عوام کی دلجوئی کے لیے قرآن پڑھ کر دم بھی کر دیتے ہیں لیکن یہ ان کا پیشہ نہیں۔ان کا اصل کام ہدایت ورہنمائی اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو صراطِ مستقیم کی طرف لانا ہے۔یہ عوام سے محبت کرتے ہیں اور عوام ان سے۔غم گساری کی وجہ سے جب ایک مجبور انسان ان کی صحبت سے فیض یاب ہوتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ ایمان کی بیٹری چارج ہوگئی، توّکل میں اضافہ ہو گیا اور مصائبِ دنیا کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ آ گیا۔ایسے لوگ گمنام رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ بہت کم مشہور ہوتے ہیں۔بعض اوقات اتنے گمنام ہوتے ہیں کہ ان کو ڈھونڈنے کے لیے کافی محنت کرنا پڑتی ہے۔بعض کی گمنامی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ خود ان کے گھر والے بھی ان کے مقام سے آگاہ نہیں ہوتے اور ان کی قدر ناشناسی کرتے ہیں۔محلے والے تو اکثر انہیں بے وقوف اور دیوانہ کہہ کر لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ایسے اجنبیوں کو تلاش کرنا چاہیے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ان کے لیے خوشخبری دی ہے: (فَطُوبٰی لِلْغُرَبَاءِ (مشکوٰۃ۔۱۵۱))

ایسے اجنبی اللہ کی محبت میں اتنے غرق ہوتے ہیں کہ کسی دوسری چیز کی طرف التفات ہی نہیں کرتے۔ ہر اللہ والا گمنام نہیں ہوتا۔کئی ایک مجلسیں آراستہ کرتے اور تبلیغ واشاعت کا سلسلہ جاری کرتے ہیں۔ان کے لاکھوں مرید ہوتے ہیں اور رشد وہدایت کا نظام عمدگی سے چلاتے ہیں۔لنگر بھی جاری کرتے ہیں۔ مدرسے، خانقاہ اور تعلیم وتربیت کے نظام بھی چلاتے ہیں۔ درسِ قرآن کے حلقے بھی قائم کرتے ہیں۔قرآن سے ان کی محبت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اپنی گفتگو میں قرآنی آیات کے حوالے استعمال کرتے ہیں۔سنت کی پابندی سے ان کا عمل یہ گواہی دیتا ہے کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے ہیں۔رضائے الٰہی کا حصول ان کی زندگی کا مقصد، جدوجہد اور عمل وسعی کی بنیاد ہوتی ہے۔اللہ کے یہ سپاہی اسلام کی اشاعت اور کلمہ حق کی سربلندی کو سب کاموں سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔اصلاح وتعمیرِ انسانیت کا کام کرنے والے ان پاک بازوں سے اللہ بھی راضی ہوتا ہے اور مخلوقِ خدا بھی۔ ماضی میں بہت سے ہندو ان بزرگوں کی کاوشوں سے مسلمان ہوئے۔ آج بھی یہ سلسلۂ رشد وہدایت جاری ہے۔وائے افسوس کہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔

اللہ کے فضل سے امید ہے کہ نیک لوگ پیدا ہوتے رہیں گے اور اسلام کی سربلندی کے لیے کاوشیں ہوتی رہیں گی۔ ایسے صالحین کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے۔ نیک لوگوں کی صحبت تلاش کرنا اپنی ہدایت کے لیے ضروری ہے۔ ابلیس کو ان لوگوں ہی سے بیر ہے۔ اس کی پوری کوشش ہے کہ ان صالحین کو دنیاوی لالچ اور تمناؤں میں پھنسا دیا جائے۔ اس لیے وہ پینترے بدل بدل کر وسوسہ ڈالتا ہے۔ بس یہ اللہ کی محبت، شفقت اور کرم نوازی ہوتی ہے جو ان صالحین کو شیطانی حرکات سے بچا لیتی ہے اور ان کو نیکی کی توفیق مل جاتی ہے۔ یہ بزرگ جادو کو کفر سمجھتے ہیں اس لیے مریضوں کو دم کر دیتے ہیں یا پھر ان کے لیے دعا گو ہوتے ہیں اور اللہ ان کی دعا قبول کر کے مریض کو شفا دے دیتا ہے۔

نیک پیر

دنیا کے متوالوں کی قسمیں تو بہت ہیں۔ جادو کے حوالے سے ہم صرف تین بزرگوں کا تذکرہ کریں گے۔

☆ نیک پیر ☆ جادوگر پیر ☆ ملے جلے پیر

نیک پیر نمازی، تہجد گزار اور شریعت کی پیروی کرنے والے صالح لوگ ہوتے ہیں۔ لوگوں کو اسلام کی تبلیغ بھی کرتے ہیں اور عبادات کا خصوصی اہتمام بھی کرتے ہیں۔ درس قرآن اور ذکر اذکار کے حلقے بھی قائم کرتے ہیں۔ شرم و حیا کے پیکر اور زنا سے پرہیز کرتے ہیں۔ عورتوں سے بات چیت کی حد تک رہتے ہیں۔ پردہ اور شریعت کے احکامات کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ بظاہر وہ اچھے لوگ ہوتے ہیں لیکن پیری فقیری کو دنیا کمانے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ قرآنی آیات پڑھ کر دم کر دیتے ہیں اور نذر رنیاز دل کی خوشی سے وصول کرتے ہیں۔

جس طرح مستری کا پیشہ اور ذریعہ آمدن لوہار کی دکان ہوتی ہے اسی طرح ان شریف اور نیک بزرگوں کی دکان دم، تعویذ اور دھاگوں سے چلتی ہے۔ یہ رزق حلال کے سلسلہ میں سنجیدہ نہیں ہوتے۔ ان کی یہی کمزوری ان کو اولیائے اللہ سے ممیّز کرتی ہے۔ اگر یہ لوگ اپنا ذریعہ آمدن

کوئی اور بناتے اور دم کر کے انسانوں کی خدمت فی سبیل اللہ کرتے تو آخرت میں ان کی نیکیاں بہت زیادہ ہوتیں لیکن صد افسوس کہ ان کی نیکیوں کا بدلہ ان کو اس دنیا میں مل جاتا ہے اور آخرت کے لیے ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا کیونکہ ان کی نیت میں آخرت شامل ہی نہیں ہوتی۔ وہ جو کچھ بھی محنت، خدمت اور نیکی کرتے ہیں سب دنیا کمانے کے لیے۔

میں نے دیکھا کہ بظاہر انتہائی دین دار شخص اتنا حریص تھا کہ ادویات میں افیون ڈال کر مریدوں کو بیچتا تھا جس کی وجہ سے طاقت و جوانی حاصل کرنے والے ان کے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ ایسے صالحین کا مقصدِ زندگی صرف دنیاوی راحتوں کا حصول ہوتا ہے۔ دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے لیے یہ نیک لوگ بعض اوقات شریعت کی حدیں بڑی بے دردی سے پھلانگ جاتے ہیں۔

جادوگر پیر

خالص جادوگر گندے رہتے ہیں۔ طہارت، نفاست اور لباس کی پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتے۔ کئی ایک تو پیشاب، پاخانے کے بعد بھی پانی سے طہارت نہیں کرتے بلکہ مٹی اور راکھ ہی سے طہارت حاصل کر لیتے ہیں۔ نشہ آور اشیا استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ ان کے ماننے والوں میں عورتوں کی اکثریت ہوتی ہے اس لیے زنا بھی کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ نماز روزہ سے باغی ہوتے ہیں اور اپنے مریدوں کو بھی نماز روزہ سے روکتے ہیں۔ یہودی، ہندو اور عیسائی بڑے بڑے کاریگر جادوگر ہوتے ہیں۔ لوگ جب ان سے رابطہ کر کے درخواست کرتے ہیں کہ فلاں دشمن پر وار کرنا ہے تو اس سے کالا کپڑا، کالا مرغا، کالا بکرا اور کئی ہزار روپے فیس طلب کرتے ہیں اور خاص جادو کے لیے پنجنی اتوار کا وعدہ کرتے ہیں۔ ان کا سارا کاروبار اندھیری راتوں ہی میں ہوتا ہے۔

جادوگر اپنا تعارف مقدس اور محترم ناموں سے کرواتے ہیں جیسے پیر باوا، بابا، درویش، سائیں، عامل۔ یہ نام عوام الناس میں قابل احترام ہیں اس لیے یہ لوگ اپنی کارستانیوں کو چھپانے کے لیے نیکی اور پرہیزگاری کا لبادہ بھی اوڑھ لیتے ہیں مثلاً ڈبہ پیر، پیر کاکی تاڑ، پیر سائیں،

بابا بھوری والا، بابا بیری والا، بابا پیپل والا، بابا لسوڑی والا، بابا کانواں والا، بابا کتیاں والا، بابا بلیاں والا، سائیں جھگی والا، عامل بنگالی، بنگالی بابا وغیرہ۔اس طرح کے ہزاروں نام ہیں جن کے پردے میں جادو کا کام ہوتا ہے۔اس ملک میں تعویذ گنڈے کا کاروبار اتنا وسیع ہے کہ عام لوگ تعویذ کو برا نہیں جانتے بلکہ تعویذ اور دھاگہ تو اب ایک مقدس دستاویز بن چکی ہے۔مسلمان کی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس تعویذ گنڈے سے اللہ کے رسول ﷺ نے روکا اور صحابہ پناہ مانگتے تھے وہی تعویذ کا کاروبار مقدس بن چکا ہے۔کسی کے دل میں گناہ کا خیال تک نہیں آتا۔

کہانت بھی جادو کا ایک شعبہ ہے۔کاہن لوگ جنوں سے تعلق رکھتے ہیں اور غیب کی خبریں بتاتے ہیں جن میں سے پچاس فی صد غلط ہوتی ہیں۔ان کے پیشے کی اہمیت یہ ہے کہ یہ لوگ جنوں کے عامل ہوتے ہیں اس لیے کہانت اور جادو دونوں شعبوں میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔چوری شدہ اشیا کا سراغ لینے کے لیے لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔

بعض اوقات علم الاعداد سے بھی کام لیا جاتا ہے۔علم الاعداد جادو سے الگ ایک مضمون ہے لیکن جادوگر اسے اپنے فن کے ساتھ ملا کر اپنے فن کو اور زیادہ مہلک بنا دیتے ہیں۔اسی طرح نجوم اور جوتش بھی جادو سے الگ مضامین ہیں لیکن کہانت اور مریدوں کو مطمئن کرنے کے لیے کئی جادوگر نجوم اور جوتش کا بھی سہارا لیتے ہیں۔

جنات اور جادو کا چونکہ چولی دامن کا ساتھ ہے اس لیے اپنے ہاں کئی درجات کے جادوگر پائے جاتے ہیں۔

۱۔جو صرف جادو پر اکتفا کرتے ہیں۔

۲۔جو جادو اور جنات کو ساتھ ساتھ لے کر چلتے ہیں۔یہ بڑے خطرناک لوگ ہوتے ہیں اور ان کا جادو بہت مؤثر ہوتا ہے۔بعض اوقات صرف اپنے فن کا تجربہ کرنے کے لیے نیک لوگوں کو پریشان کر دیتے ہیں۔ان کے چکر میں آئے ہوئے لوگوں کی زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں، کاروبار تباہ ہو جاتے ہیں اور گھر اجڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ ان پر کسی خیر خواہ کی نصیحت کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۳۔ کئی ایسے ہیں کہ صرف جنات کے تعلق پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ جن ایسے لوگوں کا دوست، ماتحت یا آقا بن جاتا ہے اور ان کو اپنے ساتھ لیے پھرتا ہے۔

۴۔ کچھ ایسے ہیں کہ وہ جادو کا کام نہیں کرتے۔ صرف نجوم، علم الاعداد اور رملسے کام لیتے ہوئے لوگوں کی قسمتیں بنا اور بگاڑ کر اپنا ذریعہ روزگار چلاتے ہیں۔

جادوگر کی کمائی حلال نہیں ہوتی اس لیے اس میں برکت بھی نہیں ہوتی۔ میں نے کسی جادوگر کو کبھی خوشحال نہیں دیکھا۔ اگر عارضی طور پر چند سال کے لیے دولت مند بن بھی جائے تو یہ دولت وخوشحالی ضائع ہو جاتی ہے۔ حرام کمائی حرام طریقوں سے ہی خرچ ہوتی ہے۔

میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس ذاتی دکان تھی اور لاکھوں کا کاروبار تھا۔ وہ جادو اور جنات کے چکر میں پڑ گیا۔ دکان برباد ہوئی، خود مقروض ہو گیا اور مالی پریشانیوں نے اسے خستہ حال کر دیا۔ اب وہ ایک گلی میں کرائے کی جگہ میں رہتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح چور ڈاکو کے گھر سے بھوک ختم نہیں ہوتی حالانکہ وہ ہر رات لاکھوں روپے لوٹتے ہیں۔ زندگی کے آخری لمحات میں بھی جادوگر کی حالت قابل رحم اور نصیحت آموز ہوتی ہے لیکن کم لوگ ہی ان کے انجام سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی موت کی دعا کرتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ بیماری، غریبی اور تنہائی ان کے غموں میں اضافہ کر دیتی ہے۔ اولاد انہیں چھوڑ جاتی ہے اور یہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں۔

سید بہادر علی شاہؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک جادوگر کوئی شاگرد تیار نہ کر لے اس کو موت نہیں آتی۔ میں نے خود کئی لوگوں کو موت کی التجائیں کرتے سنا۔ موت کے وقت کلمہ تو ان کے نصیب میں ہی نہیں ہوتا۔ ان کے گھر والے بھی ان کی بیماری سے تنگ آ جاتے ہیں۔ شوگر، بلڈ پریشر، اور فالج جیسے موذی مرض بھی ایسے لوگوں کو کئی کئی سال تک بستر پر لٹائے رکھتے ہیں۔ بعض تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے ساری زندگی کئی گھر اجاڑے، اب ہمیں بدلہ دینا پڑ رہا ہے لیکن اکثر اپنا گناہ تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں ہوتے بلکہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو اتنے گھر اجاڑے ہیں تو ٹھیک ہی کیا ہے۔

مالی اعتبار سے یہ لوگ بڑے کنجوس ہوتے ہیں۔اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت ان کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔مریدوں کی آؤ بھگت کے لیے بعض اوقات لنگر جاری کر دیتے ہیں لیکن سارے اخراجات مریدوں کی جیبوں سے ہی ہوتے ہیں۔کنجوسی کی حد یہ ہے کہ خود اپنی بیماری پر بھی خرچ نہیں کرتے۔ برے وقت کے لیے بچا کر رکھتے ہیں لیکن جب برا وقت آجائے تو پھر رقم محفوظ مقام پر پڑی رہتی ہے۔بعض ذاتی عیش وعشرت پر فضول خرچی کر جاتے ہیں۔کنجوس کا خزانہ کسی وارث کو مل جائے تو دنوں میں اجڑ جاتا ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ اللہ کہتا ہے کہ جادو کفر ہے لیکن یہ جادو سیکھنے والے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور ان ''بابا'' لوگوں کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں اور مفت میں بیس پچیس سال ان بزرگوں کی خدمت کرتے ہیں۔بابا بھی ان کا امتحان لیتا رہتا ہے۔جب پندرہ بیس سال کے بعد اسے یقین ہو جائے کہ یہ شاگرد میرے معیارِ مطلوب کے مطابق جادو کا کام کرے گا تو پھر یہ علم سکھا دیتا ہے۔اکثر لوگ اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں۔بعض بچے اپنے والدین کو غلط سمجھتے ہیں اس لیے وہ ان سے یہ فن نہیں سیکھتے۔وہ اپنا الگ سے ذریعہ آمدن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔کئی ایک مجبوراً اپنے شاگردوں کو ہی یہ علم دے دیتے ہیں لیکن شاگردوں میں سے بھی قابلیت کے اعتبار سے صرف ان کو علم ملتا ہے جو استقامت دکھائے۔ہر شخص اپنے اپنے عمل کے مطابق کاریگر بنتا ہے۔

جادوگری بھی ایک دکان داری ہے جس کے لیے ہر وقت گاہکوں کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے گاہکوں کو مہیا کرنے کے لیے بھی جادو ہی کا سہارا لیتے ہیں۔ملنے والوں پر جادو کا عمل کرنا تاکہ وہ باباجی کی خدمت کریں، اسے تسخیر کہتے ہیں۔کسی کو چینی کے ذریعے، کسی کو پانی اور نمک کے ذریعے دم کرنا کہ وہ پھنسا رہے اور حلقہ ارادت میں رہ کر مال بزرگوں کی خدمت پر خرچ کرے۔ شہرت اور عوامی مقبولیت کے لیے بھی تسخیر کا عمل کیا جاتا ہے۔

ایک عورت کسی پیر کے پاس گئی اور بڑھتے بڑھتے پیر صاحب کے حلقہ خاص میں شامل

ہوگئی اور کئی کئی راتیں پیر صاحب کے ڈیرے پر رہنے لگی۔خاوند نے روکا کہ یہ مناسب نہیں ہے تو پیر صاحب نے اسے چینی پڑھ کر دے دی۔اس نے خاوند کو کھلا دی۔اب خاوند بھی بابا جی کا عقیدت مند بن گیا اور اسے زنا برا نہیں لگتا۔مریدنی پیر صاحب کی کرامتوں کا چرچا گلیگلی کرتی پھرتی ہے۔

جو جنات کے ذریعے جادو کرتے ہیں وہ جن سے مشورہ کر کے کسی مالدار کی لڑکی پر وار کر دیتے ہیں۔وہ امیر آدمی ان عامل صاحب کے پاس آجاتا ہے۔اس طرح جنات آتے جاتے رہتے ہیں اور دولت امیر آدمی کے گھر سے عامل صاحب کے گھر کی طرف جانا شروع کر دیتی ہے۔کئی بیمار شہرت سن کر بابے کے پاس تعویذ کے لیے جاتے ہیں کہ جلدی شفا ہو جائے۔ پیر صاحب دم کر دیتے ہیں لیکن دم کی وجہ سے ایک نیا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔اس طرح ایک مرض ٹھیک ہوتا ہے اور دوسرا شروع ہو جاتا ہے اور عقیدت مند بزرگوں کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔نذر نیاز پیش ہوتی رہتی اور گلشن کا کاروبار چلتا رہتا ہے۔میں اکثر بیماروں کو مشورہ دیتا ہوں کہ دم کے لیے کسی اہل علم وتقویٰ بزرگ کے پاس جائیں۔صد حیف اپنی بات کوئی سننے کو بھی تیار نہیں۔

جادوگر جس مرید کے گھر میں ڈیرہ ڈال لیں اس کو برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔چند دن کے لیے تو پیر صاحب کے عمل تسخیر کی وجہ سے دولت کی ریل پیل ہوتی ہے لیکن انجام کار دولت وعزت دونوں سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔ جادوگر کور چشم ہوتا ہے۔اسے کسی سے ہمدردی نہیں ہوتی۔اسے بس اپنے مطلب سے غرض ہوتی ہے۔اس کی محبت اور نفرت سب دنیاوی مفادات کی بنیاد پر ہوتی ہے لیکن اگر اسے اپنے سے بڑا استاد جادوگر مل جائے تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور منت سماجت پر اتر آتا ہے۔اگر کوئی اہل تقویٰ کسی جادوگر سے تنگ آ کر اَعُوذُ بِا للّٰہ پڑھ کر پھونک مار دے تو کم ظرف جادوگر اسی وقت منت سماجت پر اتر آتا ہے۔

ملے جلے پیر

دنیا دار پیروں میں نیکی اور بدی کے ملے جلے اوصاف کے حامل لوگوں کی اکثریت ہے۔ یہ لوگ ہر طرح کے عملیات، تعویذات، نجوم اور رمل وغیرہ کے کام کرتے ہیں اور اپنی ذات شریف میں نیک بھی ہوتے ہیں اور برائی بھی کر لیتے ہیں۔ قرآن کی آیات سے دم بھی کرتے ہیں، جادو کے افعال بھی کرتے ہیں، جنات کے عملیات سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں، علم الاعداد کا سہارا بھی لیتے ہیں اور نجومی و کاہن بن کر غیب کی خبریں بھی بتاتے ہیں، خود نماز بھی پڑھتے ہیں اور کئی کئی دن نماز چھوڑ بھی دیتے ہیں، تہجد کی باقاعدگی بھی کرتے ہیں اور ماں باپ کے گستاخ بھی ہوتے ہیں۔

لباس اور ظاہر نظر سے بڑے بھولے بھالے، پاک صاف اور معزز نظر آتے ہیں۔ کبھی سفید رنگ کا لباس پہنیں گے اور کبھی فقرا کی طرح رنگین قسم کے لباس پہن لیں گے۔ لوگوں میں نمایاں ہونے کے لیے خاص طور پر فقیرانہ وضع قطع بھی اختیار کرتے ہیں۔ سجادہ نشینی، میلے، عرس، مجلس نعت، چلہ کشی، قوالی، عشق مصطفیٰ کے ترانے اور ذکر کی مجلسیں غرض ہر وہ شعبہ اختیار کریں گے جس سے عوام کو یہ تاثر ملے کہ بابا بڑے نیک اور پارسا ہیں۔ اندر سے سخت لالچی، حریص، دولت کے پجاری اور مفاد پرست ہوتے ہیں۔ یہ پیری فقیری صرف دولت کمانے کے لیے اختیار کرتے ہیں۔ ایک تعویذ کی فیس اور ایک دم کا نذرانہ ایک سو سے لے کر پانچ ہزار روپے تک ہوتا ہے۔ مشہور آدمی زیادہ فیس لیتا ہے۔ غریب دیہاتی مفت میں بھی دم کر دیتا ہے۔ عقیدت مند ویسے بھی نذر نیاز اور تحفہ پیش کر دیتے ہیں۔ ان بزرگوں کا رہن سہن رئیسانہ ہوتا ہے۔

جادو کے نقطہ نظر سے ان کے بھی کئی شعبے اور طریقے ہیں اور ہر ایک میں ماہر مل جاتے ہیں۔ کئی ایک ناتجربہ کار اور ناپختہ بھی ہوتے ہیں۔ آج کل جو پیری مریدی کا معروف طریقہ چل رہا ہے وہ اسی گروہ کا ہے۔ لاکھوں کے حساب سے مرید ہوتے ہیں جو چل کر دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور پیر صاحب بھی دوروں پر مریدوں کے ہاں جاتے ہیں۔ مزے دار بات یہ ہے کہ

لاکھوں مرید بھی دنیا کے لالچی اور حاسد ہوتے ہیں۔ دونوں طرف مقصود و مطلوب دنیاوی مفادات ہی ہوتے ہیں۔کوئی شخص ہدایت یا رضائے الٰہی کے لیےان کے پاس نہیں جاتا۔

یہ بزرگ نیکی بدی کے ملے جلے رجحان رکھتے ہیں۔کبھی کبھار ان کے گروہ میں کوئی پارسا اور متقی بھی نظر آ جاتا ہےلیکن ایسے صالح لوگ بہت قلیل ہوتے ہیں ۔میں نے تو اکثر نیک لوگوں کو بھی دنیا کا حریص اور مفاد پرست ہی پایا ہے۔ان بزرگوں کی عقیدت مند زیادہ تر عورتیں ہوتی ہیں اس لیے جب پیر صاحب تھک جاتے ہیں تو عورتوں کا ایک گروہ ان کو دبانے اور ''مٹھی چاپی'' کرنے کے لیے حاضر رہتا ہے۔

ہمارے ملک میں پائی جانے والی فرقہ پرستی ان بزرگوں کی وجہ سے قائم ہے۔ان کی توجہ زیادہ تر اپنے بزرگوں کے مسلک کو جاری رکھنے پر ہوتی ہے۔غلط یا درست نہیں بلکہ ذاتی پسند و ناپسند کی وجہ سے یہ لوگ اپنے سلسلۂ تصوف کو بہترین اور اپنے فرقہ کو اعلیٰ تصور کرتے ہیں۔علما کرام ان کو قرآن اور حدیث کی غلط تاویلات کر کے دلائل مہیا کرتے ہیں۔اس طرح علما اور پیر مل کر فرقہ پرستی کے فروغ میں حصہ لیتے ہیں۔عجیب بات ہے کہ پیر ہر فرقے میں موجود ہوتے ہیں۔اس تفرقہ میں مرکزی اہمیت دنیاوی مفادات کی ہوتی ہے۔ہر اُجالی اپنی بھیڑوں کی حفاظت کرتا ہے۔اسی طرح ہر بیعت لینے والا اپنے مریدوں کے گلے کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر کوئی مرید کسی دوسرے پیر کے پاس چلا جائے خواہ وہ بزرگ پیر صاحب کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو،تو پیر صاحب برا مان جاتے ہیں۔اس مرید پر نافرمانی کا الزام لگا کر سزا دے دیتے ہیں۔چونکہ مرید بھی مفاد پرست ہوتا ہے اس لیے وہ بھی ہر درگاہ پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔یہ لوگ اگر سیاست میں آ جائیں تو ہمیشہ حکمران جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں ان کی سیاست کا مرکز بھی دنیاوی مفادات ہی ہوتے ہیں۔

جنات اور عملیات میں بڑے کامیاب اہل حدیث بھی دیکھنے میں آئے ہیں اور یہ اہلحدیث بھی وہی کچھ پڑھتے ہیں جو بریلوی حضرات پڑھتے ہیں۔اسی طرح چلہ کشی بھی کرتے

ہیں ۔شیعہ اور دیو بندی حضرات بھی بڑے بڑے کاریگر دیکھے ہیں ۔ مذہبی لوگوں کے تعویذوں میں اللہ، پیغمبروں اور فرشتوں کے ناموں کا بھی ذکر ہوتا ہے لیکن بعض اوقات جادو کے خاص الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں ۔اصحاب کہف کے ناموں کا وظیفہ بہت مشہور ہے۔''یابدوح'' کا ورد بھی سب کرتے ہیں۔ بدوح کسی زمانے میں جنوں کا بادشاہ گزرا ہے لیکن یہ لوگ اس کا ترجمہ''اے سردار'' کرتے ہیں اور اس سے مراد اپنا پیر لیتے ہیں حالانکہ یہ جنات کا وظیفہ ہے۔

ان نیک لوگوں سے عرض کیا جاتا ہے کہ یہ تعویذ گنڈے کا کاروبار حرام ہے، اس سے پرہیز کریں ۔لیکن کوئی آسان ذریعہ روزگار چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتا بلکہ ان کے پاس ایسے دلائل ہیں جن سے اپنے مردہ ضمیر کو مطمئن کر لیتے ہیں ۔انہیں لوگوں کے بارے میں قرآن نے کہا ہے:

كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿۳۲﴾ ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے۔ (۳۰۔الروم۔۳۲)

بعض لوگ اصرار کرتے ہیں کہ جس طرح ڈاکٹروں کی فیس ہوتی ہے اسی طرح ہماری بھی فیس ہوتی ہے ۔ہم محنت کرتے ہیں اس لیے فیس کی شکل میں محنت کا اجر حاصل کرتے ہیں۔ اصل میں شرافت اور سفید پوشی کے بھرم میں نیکی کی شہرت کی وجہ سے جو احترام ہوتا ہے، جو دنیاوی مفادات ملتے ہیں، جو دولت کی ریل پیل ہوتی ہے، جو ڈیرہ اور دربار چلتا ہے اور جس طرح کی شاہانہ زندگی یہ لوگ گزارتے ہیں، حلال وحرام کے چکر میں پڑ کر اسے چھوڑنا گوارا نہیں ہے۔

جب لوگ پیروں کے قدم چومتے ہیں اور پیر صاحب کو چارپائی پر بٹھا کر خود زمین یا صف پر بیٹھتے ہیں اور چارپائی الٹی کر لیتے ہیں تو دیکھنے والے کے دل میں خواہ مخواہ خیال آتا ہے کہ کیوں نہ میں بھی ایک چلہ کاٹ کر پیر بن جاؤں ۔اس طرح بہت سے دل مچلنے لگتے ہیں اور پیروں سے عرض ومعروض شروع ہو جاتی ہے کہ ہمیں بھی کچھ پڑھنے کے لیے عطا فرمائیں۔ کچھ چلہ کشی کروانے کا مطالبہ شروع کر دیتے ہیں ۔شہد کی مکھیوں کی طرح لوگ پیروں سے پیری فقیری سیکھنے کے لیے منڈلاتے رہتے ہیں ۔ادھر پیر صاحب بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔ وہ اپنی دکان کے سامنے

ایک نئی دکان کھلنے کی اجازت نہیں دے سکتے اس لیے ایک آدھ وظیفہ بتا کرٹرخا دیتے ہیں۔کسی کو ایک آدھ تعویذ دے کر بھی رخصت کر دیتے ہیں۔

میں نے اس بارے میں بڑی تحقیق کی کہ سائنس کی اس دنیا میں استاد شاگردوں کو سب کچھ بتا دیتے ہیں۔سائنس کی کتابوں میں اب کوئی تجربہ راز نہیں رہا حتیٰ کہ ایٹم بم جیسا مہلک ہتھیار تو طالب علم بھی بنا لیتے ہیں لیکن یہ دم درود اور تعویذ گنڈے کا فن خاص خفیہ فن ہے کہ جسے پیر صاحب ساتھ لے کر مر جاتے ہیں اور کسی اور کو نہیں سکھاتے۔اسے راز رکھے جانے کی اصل وجہ دکان داری ہے۔اگر پیر صاحب کسی چیلے کو خاص وظیفہ سکھا دیں تو وہ دوسرے دن سامنے دربار بنا کر بیٹھ جاتا ہے اور نوجوان عورتوں کا رجحان زیادہ ادھر ہو جاتا ہے۔اس طرح یہ پرانا ڈیرہ اجڑنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔جو لوگ پیروں کی پندرہ بیس سال خدمت کر کے کچھ حاصل کرتے ہیں، پھر وہ شہر چھوڑ جاتے ہیں اور اپنا نیا دربار کئی میل دور بناتے ہیں تا کہ بزرگ استاد کی آمدنی میں فرق واقع نہ ہو۔سیکھنے والے مرید دو چار سے زیادہ نہیں ہوتے۔اکثر مرید آتے ہیں تو نذر نیاز پیش کر کے، دم کروا کر یا تعویذ لے کر چلے جاتے ہیں۔پیر بننے کے شوقین کو کئی سال تک ڈیرے کی خدمت کر کے ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ فیض کا واقعی حق دار ہے۔اس حق کو ثابت کرتے کرتے عمر بیت جاتی ہے اور یہ قربانی دو چار مرید ہی دے سکتے ہیں۔

زیادہ تر پیر اپنے وارثوں، بیٹوں، نواسوں اور پوتوں کو یہ فن سکھاتے ہیں تا کہ گھر کا علم گھر ہی میں رہ جائے۔اب اللہ کی کرم نوازی سے ہر وارث ذہین اور محنتی نہیں ہوتے۔حرام دولت کی وجہ سے اکثر بزرگوں کی اولاد عیاش اور بے راہ رُو ہوتی ہے اس لیے بزرگوں کی طرز پر سلسلہ نہیں چل سکتا۔بس کاروبار زندگی چلانے کے لیے کچھ دال دلیا ہو جاتا ہے۔جب گدی نشینی چل نکلے تو نالائق بیٹے بھی تعویذ وغیرہ کے ذریعے پیری فقیری کا بھرم رکھ لیتے ہیں۔

سیکھنے اور سکھانے کے اس عمل میں وقت کافی لگتا ہے۔ہر شخص کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ اپنا کاروبار چھوڑ کر خلافت حاصل کرنے کے لیے دربار کی چاکری میں لگا رہے۔اس طرح جو سیکھتے ہیں وہ اپنا گھر بار اور کاروبار چھوڑ کر پیروں ہی کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔اس طرح کئی

گھر بن کر اجڑ جاتے ہیں۔ اگر انسان چھوٹی عمر میں ڈیرے پر پہنچ جائے تو اسے جلدی تجربہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ذہین اور محنتی بھی ہو تو جلد چلہ کشی کے مراحل سے گزر جاتا ہے۔ بہر حال ایک مرید کو پیر بنتے بنتے پچیس تیس سال لگ ہی جاتے ہیں۔ یہ پیر بننے کا شوق اس قدر زیادہ ہے کہ سمجھانے کے باوجود کوئی سمجھنے کو تیار نہیں ہوتا۔ الٹا نصیحت کرنے والے کو بےوقوف کہہ کر جان چھڑا لیتے ہیں۔ جادو اور جنات کے چکر میں کئی پاگل اور مجذوب بھی بن جاتے ہیں۔

نذر نیاز

بزرگوں کی یہ ساری کہانی دولت کے گرد گھومتی ہے اس لیے نذر نیاز، تحفہ، ہدیہ، خدمت اور فیس کو یہاں بہت اہمیت حاصل ہے۔ لینے والے دولت اکٹھی کرنے کے لیے یہ پیشہ اختیار کرتے ہیں اور دینے والے اس لیے دیتے ہیں کہ اگر نذر نیاز نہ دی گئی تو ہمارا کام نہیں ہوگا۔ دونوں طرف مفادات ہوتے ہیں اور یہ سارا دھندا ہی مفادات کے گرد گھومتا ہے۔ رہے اللہ کی رضا کے لیے کوئی کام کرنے والے تو ایسے لوگوں کا ذکر شروع میں ہو چکا ہے۔ اس اربوں کی دنیا میں چند ہزار ہیں جو صرف اللہ کے لیے جیتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لیے ہر کام کرتے ہیں۔ غالب اکثریت نیکی بھی دنیاوی مفادات کے لیے کرتی ہے۔ گاہک پھنسانے کے لیے مفت تعویذ بھی دیا جا سکتا ہے اور اگلی دفعہ اس سے پچھلے تعویذ کی فیس بھی خفیہ انداز میں وصول کی جا سکتی ہے۔

نذر نیاز کو یہ بزرگ ذاتی مال سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں حالانکہ قرآن کی رو سے نذر صرف اللہ کی ہوتی ہے۔ ایک بزرگ دوسروں سے صرف اجرت لے سکتا ہے یا ہدیہ اور تحفہ۔ اجرت کا بھی ایک معیار ہوتا ہے جس طرح بڑھئی مزدوری لیتا ہے اور ڈاکٹر فیس لیتا ہے اسی طرح کاروبارِ تعویذات میں اجرت لی جاتی ہے لیکن چونکہ تعویذوں کا کاروبار شرعاً حرام ہے۔ اس لیے یہ اجرت بھی حرام ہی کے کھاتے میں جاتی ہے۔ اگر شراب بیچ کر نفع کمانا جائز نہیں تو تعویذوں کا نفع کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ دم کی اجرت ایک حدیث سے ثابت ہے لیکن اکثر صحابہؓ اور صحابیاتؓ نے دم فی سبیل اللہ ہی کیا ہے۔

قرآن اور حدیث کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر خانقاہ، پیر خانہ، مدرسہ اور مسجد کا ایک بیت المال ہونا چاہیے۔ ہر نذر نیاز، ہدیہ اور صدقہ وغیرہ اس بیت المال میں جمع ہونا چاہیے اور ہر آمدن اور خرچ کا اندراج کیا جائے۔ ایک شخص بزرگوں کی نگرانی میں اس بیت المال کا ذمہ دار ہونا چاہیے۔ اس بیت المال سے لنگر، مسجد، خانقاہ، مدرسہ، تعلیم وتربیت کے اداروں، تبلیغ اور نشرواشاعت کے جملہ اخراجات پورے کیے جائیں۔ آمدن اور خرچ کی مدات سب الگ الگ درج ہونی چاہئیں۔

شیخ الجامعہ اگر ذاتی کاروبار کرتے ہوں تو ان کے لیے بیت المال سے معاوضہ لینا مناسب نہیں۔ لیکن وہ اگر ہمہ وقتی کام کریں اور ان کا کوئی ذاتی ذریعہ آمدن نہ ہو تو وہ بقدر رزقِ کفاف بیت المال سے مشاہرہ لے سکتے ہیں جس طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ڈھائی سال میں ڈھائی ہزار روپے گزارہ الاؤنس لیا۔ خواجہ نظام الدین اولیاؒ کا لنگر مشہور تھا۔ لوگ ہر قسم کی بریانی اور گوشت روٹی کھاتے تھے اور خواجہ نظام الدین اولیاؒ خود جو کی روٹی سے روزہ افطار کرتے تھے۔ رزق کفاف کی یہ ایک بہترین مثال ہے جس طرح قربانی کے گوشت میں خود قربانی کرنے والے کو کھانا جائز ہے اسی طرح خانقاہ کے بزرگ لنگر سے بھی کھا سکتے ہیں۔

نوسرباز

دنیا کا دستور رہے کہ جب ایک چیز بازار میں زیادہ بکتی ہے تو نوسرباز اس کی نقل بنا کر بازار میں لے آتے ہیں اس طرح جینوئن (Genuine) پرزوں کے ساتھ یہ دیسی دو نمبر پرزے بھی بک جاتے ہیں۔ پیری فقیری ایک ایسا سلسلہ ہے کہ لوگ یہاں بڑی عقیدت مندی کا اظہار کرتے ہیں اور ایک آسان اور مناسب ذریعہ روزگار بھی ہے۔ جلد دولت مند بننے کا شوق لوگوں کو اس شعبہ کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ کچھ لوگ تو چمک دمک دیکھ کر چلہ کشی کرتے اور مال بناتے ہیں۔ کچھ فراڈیئے، نوسرباز اور دھوکہ باز بھی بظاہر فقیری لباس پہن لیتے ہیں۔ لوگ اور خاص کر عورتیں ان مصنوعی دغاباز پیروں فقیروں کو نیک بزرگ سمجھ کر ان کے پاس جاتے ہیں۔ یہ نوسرباز بھی شکار

کی تلاش میں بستی بستی پھرتے ہیں۔عوام ان کے جعلی شعبدوں سے متاثر ہو جاتی ہے۔اس طرح سادہ لوح عورتیں ان نوسر بازوں کے گرد ہجوم کر دیتی ہیں۔ یہ لوگ سو فیصد منکرِ خدا اور رسول ہوتے ہیں لیکن اپنی ہوشیاری اور چال بازی سے عوام کو فریب دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

امرتسریوں کی گلی میں ایک دفعہ ایک بزرگ تشریف لائے۔ایک گھر میں کچھ عورتوں کو اکٹھا کیا۔ان کو کچھ شعبدے دکھائے اور اعلان کیا کہ وہ زیور دگنا کر دیتے ہیں۔اس طرح چند گھروں کی خواتین سے سونے کے زیور لیے ایک برتن میں ڈالے، اصل زیور اپنی جیب میں ڈالے اور رولڈ گولڈ کے جعلی زیور ایک مٹی کے برتن میں ڈال کر زمین میں دفن کر دیے۔ان پر کچھ تعویذ لکھ کر رکھ دیے اور عورتوں کو کہا کہ پرسوں یہ زیور دگنا ہو جائیں گے اور خود اصل زیور لے کر چلے گئے۔جب تیسرے دن مٹی کا برتن نکالا تو اس میں چند پیتل کے زیور تھے۔یہ خواتین کسی سے اپنا دکھ بھی بیان کرنے کے قابل نہ رہیں۔کئی گھروں کی چوری، لڑکیوں کا اغوا اور عزت سے کھیلنا ان نوسر بازوں کا عام کرتب ہے۔کئی عورتیں تو ان سے بھول پن میں عزت بھی گنوا بیٹھتی ہیں۔

پاکستانی فراڈ میں بہت ماہر ہیں۔اس لیے سبز کپڑے پہن کر ضعیف الاعتقاد لوگوں کو لوٹنا ایک بڑا کاروبار بن چکا ہے۔ایک اونٹ گاڑی والا کئی دنوں سے دیہاتوں کے دورے پر ہے کہ وہ حضرت لعل شہباز قلندر کے عرس کے لیے نذر نیاز اکٹھی کر رہا ہے۔اسی طرح جیپ اور ٹرک پر سخی سرور کے عرس کی نیاز اکھٹی کرنے والے بھی اپنے شہر سے گزرتے ہیں۔ڈھول اور چادر لے کر بازار سے پیسے اکھٹے کرنا تو ایک معمولی بات ہے۔ چند گھنٹے بازار سے چادر اور ڈھول لے کر گزر جائیں تو پانچ چھ آدمیوں کے میلہ دیکھنے کا خرچہ بن جاتا ہے۔

کئی نوسر باز کسی گھر میں ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔کئی کئی سال مریدوں کے گھروں میں رہتے ہیں اور مرشد بن کر تعویذ گنڈے کا کام بھی کرتے ہیں۔اس گھر کی عزت دولت سب کچھ لوٹ کر لے جاتے ہیں۔جاہل لوگ اپنی غلط عقیدت کی وجہ سے خوشی خوشی لٹا دیتے ہیں اور کئی سال فریب کھانے کے باوجود ہوش میں نہیں آتے۔سمجھانے والے کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ مجھے حیرت

اس وقت ہوتی ہے جب عورتیں پیر کی جنسی ہوس کاری کے لیے رضا کارانہ طور پر خود کو پیش کر دیتی ہیں۔ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ پیر کو خوش ہونا چاہیے خواہ کسی طرح سے ہی ہو۔اس طرح مکروفریب کا یہ کاروبار ترقی پذیر ہے اور بڑے بڑے فراڈیے اس بارے میں بڑی بڑی کاروائیاں کرتے ہیں۔لاکھوں روپے بذریعہ فراڈ حاصل کر لیتے ہیں۔ بڑے بڑے سیانے اور پڑھے لکھے لوگوں کو بے وقوف بنا کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔عوام کی سادہ لوحی اور اندھی عقیدت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر لوٹ لیتے ہیں۔ یہ فراڈیے فقیری کے فن سے بالکل کورے ہوتے ہیں صرف چرب زبانی، ہوشیاری، لالچ اور مکر سے اپنا مال بنا کر چلے جاتے ہیں۔

اگر کوئی دانش مند صاحب علم ان کو راستے میں نظر آجائے تو کنی کترا جاتے ہیں۔ بعض اوقات اہل نظر کو دیکھتے ہی گاؤں چھوڑ جاتے ہیں۔کئی دفعہ اپنے عقیدت مندوں کو جل دینے کے لیے مخالف کو وہابی کہہ کر بدظن کر دیتے ہیں۔ جب ایک صاحبِ حال صوفی کو اس کے اپنے رشتہ دار وہابی سمجھ لیں تو فراڈیوں سے دھوکا کھانا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو نظر انداز کرنا آسان ہو جاتا ہے۔جب فراڈ کا عمل مکمل ہو جاتا ہے اور دھوکا کھا کر نقصان برداشت کرنے والے اپنے ناصح رشتہ دار کے پاس آتے ہیں کہ ہمارے ساتھ فراڈ ہوا اور تو صحیح بات کر رہا تھا تو اب اس توبہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ان فراڈیوں کو ڈھونڈنے کے لیے بہت خراب ہونا پڑتا ہے۔اگر مل بھی جائیں تو نقصان کی تلافی نہیں ہوسکتی۔

جادو کے طریقے

الحمدللہ میں جادو کرنے کے فن سے نا آشنا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کے لوگ کیا پڑھتے ہیں؟ کس طرح پڑھتے ہیں؟ اور کس طرح یہ علم سیکھتے اور سکھاتے ہیں؟ ڈاکٹری کے پیشے سے منسلک ہونے اور نیک بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے میرے پاس مریض آتے ہیں۔ان کے حالات سے آگاہی ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ معلومات جادو کے بارے میں حاصل ہوئی ہیں۔جن کو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔اس رسالے کا مقصد وحید بھی یہ ہے کہ لوگوں کو آگاہ کیا جائے کہ جادو کے ان طریقوں اور اثرات سے بچیں۔ اپنی نیت عوام کی خیر خواہی اور لوگوں کو ظلم سے بچانا ہے۔ جادوگری یا جنات کی کوئی نئ دکان کھولنے کا ارادہ نہیں ہے۔اس لیے طالب علموں سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالے کا اصلاح اور خیر خواہی کے انداز میں مطالعہ کریں۔

تعویذ

جادو کا آسان اور مؤثر طریقہ تعویذ ہے۔ ہر مرض کے لیے الگ الگ تعویذ ہوتے ہیں۔محبت کا تعویذ اور ہے نفرت کا اور۔اسی طرح کاروبار تباہ کرنے والے تعویذ بھی مختلف ہوتے ہیں۔تعویذوں کی ہزاروں قسمیں ہیں۔ عام طور پر تعویذ کاغذ، کپڑے اور جانوروں کی کھالوں پر بنائے جاتے ہیں۔اب تو فوٹوسٹیٹ کا زمانہ ہے اور تھوک کے حساب سے فوٹوسٹیٹ تعویذ چلتے ہیں۔

تعویذ کا قانون یہ ہے کہ کسی ماہر سے سیکھے جاتے ہے اور پھر روزانہ صبح صبح ایک مخصوص تعداد میں لکھے جاتے ہیں۔ جو تعویذ زیادہ چلے وہ زیادہ لکھے جاتے ہیں اور جو کم چلتا ہے یعنی اس کی بِکری تھوڑی ہوتی ہے وہ کم تعداد میں لکھا جاتا ہے۔ عام طور پر ایک شخص کے پاس دس سے پندرہ تک تعویذ ہوتے ہیں۔محبت اور نفرت کے تعویذ زعفران سے لکھے جاتے ہیں۔ ورنہ عام طور پر کالی روشنائی استعمال ہوتی ہے۔تعویذ کے عموماً خانے بنے ہوتے ہیں۔اس کے اردگرد فقرے

لکھے ہوتے ہیں۔تعویذ گھول کر بھی پلائے جاتے ہیں اور سرہانے ، چارپائی کے پائے کے نیچے، چولھے کے قریب،تنور کی تہہ میں ، دروازے کی دہلیز میں یا دیوار کے سوراخوں میں رکھے جاتے ہیں۔اس کے سینکڑوں انداز ہیں۔ ہزاروں خاندان ان تعویذوں نے غرق کیے ہیں۔

قریبی رشتے دار ایک دوسرے کے لیے تعویذ کراتے ہیں۔ساس بہو کے لیے اور بہو ساس کے لیے تعویذ لاتی ہے اور مزے دار بات یہ ہے کہ دونوں ایک ہی پیر کے پاس جاتی ہیں۔ پیر صاحب بھی بڑی ہوشیاری سے دونوں کو خوش کر کے مال بناتے ہیں۔ پھوپھی نے بھتیجی کا رشتہ مانگا،لڑکی کی ماں نے انکار کر دیا۔ پھوپھی بابے سے تعویذ لے آئی اور اسے شربت میں گھول کر پلا دیا۔اس دن سے بچی سخت بیمار ہے۔نماز روزے سے فارغ ہے۔قرآن کی تلاوت بھی نہیں کر پاتی۔ اگر کوئی نیا رشتہ آتا ہے تو وہ طے نہیں ہو پاتا۔ دیور بھابھی کا قصہ تو بہت ہی خطرناک ہے۔ بھابھی نے دیور کے لیے تعویذ کرائے اور دیوار میں رکھ دیے۔اوپر چھت کی وجہ سے وہ تعویذ خفیہ ہو گئے اور تلاش کے باوجود نہ مل سکے۔اس دن سے دیور کا گھر برباد ہے، بیوی کہیں رہتی ہے، بیٹے کہیں رہتے ہیں اور دیور صاحب آوارہ گردی پر مامور ہیں۔ کاروبار تباہ، گھر تباہ، خاندان تباہ اور بھابھی صاحبہ ہیں کہ دیور سے بظاہر بڑے پیار کا اظہار کرتی ہیں۔

اشرف کی دکان میں خسارہ ہو رہا تھا اور مالی پریشانیاں بڑھ رہی تھیں۔ وہ اپنے دوست کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ کاروبار بہت اچھا تھا کچھ دنوں سے مندا جا رہا ہے۔ دونوں نے دکان کے بنچ ،گلہ اور چٹائیاں وغیرہ دکان سے باہر نکال کر دکان کو دھو دیا۔ جب گلہ اٹھایا تو اس کے نیچے تعویذ تھے۔ وہ تعویذ نہر میں بہا دیئے گئے۔سورۃ البقرہ پڑھ کر دکان دھونے سے تعویذوں کا اثر ختم ہو گیا اور دکان اپنی اصلی حالت پر آ گئی۔اسی طرح ایک مرزا صاحب بیمار رہنے لگے اور میاں بیوی کا پیار بھی کم ہو گیا۔ایک دن بیوی نے نیا چولہا بنانے کے لیے پرانا چولھا گرایا تو اس کے نیچے سے چمڑے میں مڑھے ہوئے تعویذ ملے جو کھول کر دیکھے گئے تو ان پر اردو زبان میں بیماری کا لکھا ہوا تھا۔ وہ تعویذ نہر میں بہا دینے سے مرزا صاحب صحت یاب ہو گئے۔

الحمدللہ میرے پاس سینکڑوں کہانیاں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ تعویذ جادو کا ایک بہت ہی بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے۔تعویذ کو عربی میں ''تَمِیمَــة'' کہتے ہیں اور نبی ﷺ نے سختی سے تعویذ سے منع فرمایا ہے۔اردو میں اسے منکہ اور نقش بھی کہتے ہیں۔صحت کے تعویذوں کو چاندی اور چمڑے میں مڑھ کر بچوں کے گلے میں بھی ڈالا جاتا ہے۔یہ سب شرک اور کفر ہے۔مسلمانوں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔قرآنی آیات یا احادیث کے فقرے پڑھ کر دم کرنے سے بھی بچے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات نیک اور صالح پیر بھی تعویذ کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ہم قرآنی آیات اور نوری علم کے ذریعے تعویذ لکھتے ہیں۔ان تعویذوں کا اثر بھی ہوتا ہے البتہ جادو سے مماثلت کی وجہ سے اس طرح کے تعویذوں سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔

ایک اہلحدیث امام مسجد بھی تعویذ لکھا کرتے تھے۔میں نے ان سے عرض کیا کہ یہ تعویذ کرنا شرک ہے اور آپ تو مواحد ہیں۔ نبی ﷺ نے خود تعویذ کو شرک کہا ہے۔آپ جیسے نیک لوگوں کو تو تعویذ سے پرہیز کرنا چاہیے۔لیکن میری اس تبلیغ کا الٹا اثر ہوا اور وہ مجھ سے ناراض ہو گئے۔ بڑی مشکل سے راضی ہوئے۔

صحابہ کرامؓ بھی تعویذوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔صد حیف کہ نیک اور صالح انسان بھی صرف دنیا کمانے کے لیے تعویذوں کا دھندا کرتے ہیں۔اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک نیک تہجد گذار شخص سودی کاروبار بھی کرے۔یہ دورنگی اسلام کے فروغ میں رکاوٹ ہے۔

حیرت اس بات پر ہے کہ تعویذوں کے بغیر نیک لوگوں کو عوام پیر تسلیم ہی نہیں کرتی۔ عوام میں تعویذ مشہور ہو چکا ہے بلکہ ایک مقدس دستاویز کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ پیروں سے تعویذ حاصل کرنے کے لیے نمازی مسلمان مرد عورتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ولی اللہ اس لیے گم نام ہو جاتے ہیں کہ وہ تعویذ گنڈے کا کاروبار نہیں کرتے اور لوگ ان کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔وہی اللہ والا تعویذوں کا کام شروع کر دے اور لنگر جاری کر دے تو دو چار دیگیں پکانے کے

بعد اس کے ڈیرے پر عورتوں کا ہجوم اکٹھا ہو جائے گا۔

جب کوئی نیا دربار بنتا ہے یا جادو کی کوئی نئ دکان کھلتی ہے تو بڑی جلدی مشہور ہو جاتی ہے۔لوگ تو نئے نئے پیروں کی تلاش میں رہتے ہیں۔اس لیے نئے اور نوجوان پیر کا ڈیرہ بہت جلد کامیاب ہو جاتا ہے اور بھوکوں مرنے والے حضرت صاحب چند سالوں میں شیش محل تیار کر لیتے ہیں جو چند سالوں کے بعد دوبارہ اجڑ جاتے ہیں۔

گنڈا

گنڈا اس دھاگے کو کہتے ہیں جس میں گانٹھیں دی جاتی ہیں۔اسے فلیتہ، وری اور عربی میں خیط کہتے ہیں۔سفید یا رنگ دار دھاگے کی کئی تندوں کو اکٹھا کر کے ایک مناسب سائز کا دھاگا بنا لیا جاتا ہے۔اس دھاگے میں پانچ سے گیارہ گانٹھیں دی جاتی ہیں۔گانٹھ لگانے کے دوران دم پڑھ کر گانٹھ کے اندر پھونک لگائی جاتی ہے اور پھونک کے اختتام پر گانٹھ کی موری کو کس دیا جاتا ہے۔اس طرح وہ گانٹھ دم کا اثر قبول کر لیتی ہے۔یہ دھاگا کسی چاندی یا چمڑے کے تعویذ میں مڑھ کر گلے میں یا بازو کے ساتھ لٹکا دیا جاتا ہے۔

یہ ایک عام، معروف اور پسندیدہ طریقہ ہے۔جس سے بچوں اور بڑوں کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔یہ دھاگے صحت حاصل کرنے کے لیے بھی ہوتے ہیں اور مریض کو بیمار اور مزید بیمار کرنے کے لیے بھی۔سادہ لوح عوام ان دھاگوں کی اصلیت سے ناواقف ہوتے ہیں بس پیر کے اعتماد پر یقین کر کے لے جاتے ہیں۔

نبی ﷺ پر جو جادو کیا گیا تھا اس میں گیارہ گانٹھوں والا دھاگہ بھی موجود تھا۔قرآن کی آیات، عام عربی الفاظ، نوری علم اور جادو ہر طرح سے گنڈے بنائے جاتے ہیں۔قرآن نے دھاگوں میں گانٹھوں سے منع کیا ہے۔صحابہؓ اس عمل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔سورۃ الفلق کی گواہی واضح ہے کہ دھاگوں اور گانٹھوں سے پناہ مانگنی چاہیے۔

برفی

کھانے کی چیزوں مثلاً مٹھائی، برفی، چینی، نمک، گوشت، سبزی وغیرہ پر بھی دم اور جادو کے ذریعے تعویذ کیا جاتا ہے۔ محبت، نفرت، شادی، گھر برباد کرنے، میاں بیوی کو لڑوانے کے لیے یہ کارگر ہیں۔ بہتے پانی سے دھونے سے جادو کا اثر ختم ہوجاتا ہے لیکن کھانے کو دھونے یا پکانے سے جادو کا اثر مزید مستحکم ہوجاتا ہے۔ کھانوں پر جادو کرنا بڑا اثر پذیر طریقہ ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ عزیز رشتے دار بھی کھانوں کے ذریعے جادو کرتے ہیں۔ خود پیر بھی برفی کے ذریعے اپنے مریدوں پر تسخیر کا عمل کرتے ہیں تاکہ ان کے مریدوں کی کثرت ہو اور ان کا ڈیرہ، آستانہ، دربار خوب چلے، رونق میلہ جاری رہے اور مال کی آمد بھی یقینی بن جائے۔ کھانوں کے ذریعے بھی مثبت اور منفی جادو کیا جاتا ہے۔ رشتوں کی تعمیر و تخریب دونوں ہی کھانوں کے ذریعے ہو جاتی ہے۔ مفادات کی اس دنیا میں ماں اپنے بیٹے کو تعویذ گھول کر اس لیے پلاتی ہے کہ بیٹا میرا تابعدار بنا رہے اور ساس بہو کی لڑائی میں وہ ماں کا ساتھ دے۔ جب گھر میں جنگ عظیم ہوتی ہے تو پھر بیوی بھی بابے سے ایسا تعویذ لاتی ہے کہ مرد زن مرید بن جاتا ہے اور ماں کو گھر سے نکال دیتا ہے۔ اس طرح ماں درباروں اور بیٹیوں کے گھروں میں دھکے کھاتی پھرتی ہے۔ بعض اوقات بھیک مانگ کر گزارہ کرتی ہے۔

کنکریاں

کسی چوک، قبر یا جنگل سے پتھر کی بجری، اینٹ کی روڑی یا مٹی کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لی جاتی ہیں۔ ان پر جادو کرکے دشمن کے گھر، دکان، کھیت اور جانوروں کی حویلی میں ڈال دی جاتی ہیں۔ چند ماہ میں گھر اجڑ جاتا ہے، دکان خالی ہوجاتی ہے، کھیت ویران اور حویلی باڑے اجڑ جاتے ہیں۔ یہ کنکریوں کا جادو بڑا خطرناک ہے۔ اس عمل کو وار بھی کہتے ہیں۔ سورۃ البقرہ پڑھ کر اگر گھر اور دکان کو دھولیا جائے تو کنکریوں کا اثر ختم ہوجاتا ہے۔

گڈا

اوپر صفحہ نمبر ۱۶ پر درج حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ پر جو جادو کیا گیا تھا اس میں موم کا گڈا بھی شامل تھا۔ آٹا، لوہا، سلور، موم، کپڑا، پلاسٹک وغیرہ کا ایک بت یا گڈا بنایا جاتا ہے۔ اس میں گیارہ سوئیاں چبھوئی جاتی ہیں۔ اسے کسی چمڑے، کپڑے یا کھجور کے گودے میں لپیٹ کر کنویں، قبرستان، حویلی، گھر یا کسی مخصوص جگہ پر دفن کر دیا جاتا ہے۔ جب تک اس گڈے کو تلاش کر کے اس جادو کو بے اثر نہ کیا جائے مریض کا مرض دن بدن بڑھتا رہتا ہے۔

استخارہ اگر صحیح ہو جائے تو گڈا تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قبرستان جانے والے لوگ بھی گڈا تلاش کر لیتے ہیں۔ ایک جادوگر کے توڑ میں دوسرا جادوگر بھی گڈا ڈھونڈ لیتا ہے۔ بعض لوگ اس شخص کے پاس چلے جاتے ہیں جس نے جادو کیا ہوتا ہے۔ وہ زیادہ رقم لے کر گڈا نکال دیتا ہے۔ بہر حال جادوگروں کے ہاں گڈے کے عمل کو بہت مؤثر گنا جاتا ہے۔ اس کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ مریض کی صحت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔

اب زمانہ ترقی کر گیا ہے۔ مطلوبہ شخص کی تصویر (فوٹو) لے کر اس کے دل، بازو، ٹانگ، آنکھ وغیرہ میں سوئیاں چبھو کر مناسب طریقے سے دبا دیا جاتا ہے۔ وہ شخص بیماری یا ایکسیڈنٹ وغیرہ سے مر جاتا ہے۔ اور بھی کئی ایسے طریقے ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ ظالم کیا کچھ نہیں کرتے؟

ہانڈی

سید بہادر علی شاہ ؒ فرمایا کرتے تھے کہ جادوگر کالے بکرے کا گوشت ہانڈی میں پکاتے ہیں اور چولہے پر ہی اس پر دم پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن اس ہانڈی کو اٹھا لیتے ہیں اور کئی میل دور مطلوبہ گھر یا جائیداد پر گرا دیتے ہیں اور اس خاندان کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ یہ ہانڈی اس گھر پر اس طرح گرتی ہے جیسے بم۔ ہانڈی کے بغیر بھی مٹھ یا وار کیا جاتا ہے۔ البتہ ایک واقف حال اور دشمنی سے آگاہ شخص ہوشیار اور بیدار ہو تو وہ اس ہانڈی کو گرنے سے پہلے پہچان لیتا ہے اور اس وار کا

توڑ کرتا ہے۔ جب دونوں طاقتیں آپس میں ٹکراتی ہیں تو فضا میں ایک ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور اس فن سے واقف لوگ فضا میں مقابلہ دیکھتے ہیں بلکہ کئی ایک تو خود اس تماشے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اب یہ ہانڈی یا تو جادوگر کے اوپر گرتی ہے یا پھر مطلوبہ نشانے پر۔ بعض اوقات ادھر ادھر غلط مقامات پر بھی گر جاتی ہے۔ نقصان اس کا ہوگا جس پر یہ جادو گرے۔ البتہ اللہ سے محبت رکھنے والے اور ذکر اذکار کرنے والے بزرگوں کا کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے اس گھر کا بھی نقصان نہیں ہوتا۔ ہانڈی اس گھر کی بجائے کسی اور جگہ جا گرتی ہے۔ ہانڈی کے عمل کی بڑی شہرت ہے۔ مرید اپنے دشمن اور شریک کا نقصان کرنے کے لیے ہانڈی کا مطالبہ کرتا ہے اور ہزاروں روپے نذرانہ دے کر اپنا مقصد یعنی شریکوں کی تباہی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

سوئیاں

''ناظم'' نامی ایک نوجوان کی اپنی برادری کے کسی شخص سے ان بن ہوگئی۔ اس نے کئی طریقوں سے جادو کیا۔ جادوگر کا نام پتہ بھی معلوم ہو گیا۔ ناظم کا والد اس جادوگر سے ملا اور اسے معقول نذرانہ دے کر اس سے عرض کی کہ ہم پر جادو نہ کرے۔ مخالف نے زیادہ پیسے دے کر دوبارہ جادو شروع کر دیا۔ ناظم کے وارث اسے مولانا معین الدین لکھوی کے پاس لے گئے۔ ان کے دم سے ناظم کی حالت بہتر ہوگئی۔۔ مولانا نے کچھ اذکار پڑھنے کو بھی کہا۔ میں بھی ایک دن ناظم کے گاؤں گیا تو اس کے وارث مجھے لے گئے کہ اس کے مرض کے لیے کوئی ڈاکٹری نسخہ ہی لکھ دوں۔

چند ماہ کے بعد میں دوبارہ اس گاؤں میں گیا تو ناظم سے بھی ملنے چلا گیا۔ اس کا والد ایک تھالی میں رکھی ہوئی سوئیاں لے آیا اور مجھے دکھائیں۔ اس کے والد کا بیان تھا کہ ہم ڈیرے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ سوئیاں ناظم کے جسم میں اس طرح پیوست ہوگئیں جس طرح کسی فائر کے چھرے لگتے ہیں۔ یہ سوئیاں فضا میں آتی ہوئی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جب فضا میں سوئیاں نظر آئیں تو ہم سب نے آیت الکرسی اور قل شریف پڑھنا شروع کر دی۔ سوئیاں جسم میں پیوست ہوگئیں تو سب اہل خانہ آیت الکرسی اور قل شریف پڑھتے رہے اور سب سوئیاں نکال کر

تھالی میں رکھ لیں تاکہ مولانا لکھوی صاحب سے مناسب مشورے کے بعد ضائع کریں۔

یہ جادوگر اور جنات کا کمال ہے کہ تیس چالیس میل دور بیٹھا ایک شخص وار کرتا ہے اور مریض کے جسم پر وہ سوئیاں آ کر لگتی ہیں۔ ناظم اور اس کے گھر والے سارے ہوشیار تھے۔ انہوں نے بروقت قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا اس لیے نقصان نہیں ہوا۔ اگر غافل ہوتے تو نقصان زیادہ ہوتا۔ اب ناظم صحت مند ہے البتہ اس نے گاؤں چھوڑ دیا ہے اور شہر میں رہتا ہے۔ اس کاروائی کو ''مٹھ'' یا ''وار'' کہتے ہیں۔

بال

مرد اور عورت دونوں کے بالوں اور کنگھی پر بھی جادو کیا جاتا ہے۔ اوپر درج حدیث میں بالوں اور کنگھی کا بھی ذکر آیا ہے۔ عام طور پر عورتیں لاپرواہی کرتی ہیں اور بالوں کو دیواروں میں ٹانک دیتی ہیں۔ وہاں سے واقف رشتے دار یہ بال حاصل کر لیتے ہیں اور جادوگر کے پاس لے جاتے ہیں۔ اس جادو کا تعلق زیادہ تر شادی خانہ بربادی اور مرض وغیرہ سے ہوتا ہے۔

سیہہ

سیہہ ایک جنگلی جانور ہے اس کے کانٹے بڑے زہریلے ہوتے ہیں اور جس علاقے میں سیہہ ہو تو یہ کانٹے زمین پر گرے مل جاتے ہیں۔ بعض لوگ سیہہ کو مار کر یہ کانٹے حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کانٹوں پر جادو کر کے مخالف کے گھر میں ڈال دیتے ہیں۔ اس سیہہ کے اثر سے گھر میں میاں بیوی کا ایک زبردست فساد اٹھتا ہے اور بعض اوقات طلاق یا علیحدگی تک نوبت آ جاتی ہے۔ اگر جادو نہ بھی کیا جائے اور صرف سیہہ کا کانٹا شغلاً دیوار میں چبھو دیا جائے تو بھی میاں بیوی لڑ پڑتے ہیں گو یہ لڑائی معمولی ہوتی ہے اور کانٹا رکھنے والا شغل دیکھتا ہے۔

کپڑوں پر جادو

مطلوبہ شخص کے کپڑے، چادر اور تولیہ وغیرہ چوری کر لیے جاتے ہیں یا فیشن دیکھنے یا

درزی کونمونہ دکھانے کے بہانے لے لیے جاتے ہیں۔ جادوگران کپڑوں پر کچھ پڑھتا ہے اور جادو کا عمل مکمل کر دیتا ہے اور پھر وہ کپڑے اس گھر والوں کو واپس مل جاتے ہیں۔ اگر چوری کی ہو تو ایسی جگہ رکھ دیتے ہیں کہ گھر والوں کو شک نہ رہے۔ کپڑوں پر جادو کرنے سے کاروبار تباہ ہو جاتا ہے اور مرض لگ جاتا ہے۔ اگر شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ امراض پہلے سے موجود ہوں تو ان کا زور زیادہ ہو جاتا ہے۔ علاج معالجہ بے اثر ہو جاتا ہے۔ ایسے کپڑے گھر میں دھونے سے کوئی آرام نہیں آتا لیکن یہی کپڑے کسی بہتی نہر یا کھال میں دھو لیے جائیں اور ساتھ آیت الکرسی اور قل شریف پڑھی جائے تو مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے۔ یہ کپڑے یا تو دھو کر نہر میں بہا دیں یا کسی غریب مستحق شخص کو خیرات کر دیں۔ لیاقت ایک لکھ پتی دکاندار تھا چادر پر جادو کیا گیا۔ اس کی دکانیں بک گئیں، کاروبار ختم ہو گیا، گھر اور پلاٹ بھی بک گئے۔ اب وہ ڈرائیوری کرتا ہے اور کرائے کے مکان میں رہتا ہے۔

کپڑے پر جادو کا ایک طریقہ یہ بھی ہے جب لوگ مردے کا کفن بناتے ہیں تو ساتھ ایک کپڑے کا مصلہ بھی بناتے ہیں۔ ایک گز کپڑے میں گندم وغیرہ باندھ کر فقیر کو دے دیتے ہیں۔ مولوی اور فقیر سے جادوگر مصلہ اور گندم والا کپڑا خرید لیتا ہے اور جادو کا عمل کر کے یا لکھ کر اس کپڑے کو اس مردے کی قبر سے کچھ مٹی ہٹا کر دفن کر دیتا ہے۔ جس شخص کے لیے یہ جادو کیا جاتا ہے اسے آہستہ آہستہ لاعلاج مرض لگ جاتا ہے۔ جب تک وہ کپڑا نکال کر اس جادو کو بے اثر نہ کیا جائے مریض صحت یاب نہیں ہوتا۔

اب یہ کپڑا کہاں گیا؟ کس طرح جادوگر کے پاس گیا اور دفن ہوا؟ اس عمل کو معلوم اور تفتیش کرنے پر بڑی محنت اور مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔ اس عمل کا توڑ کرنے پر بھی بڑی رقم بطور نذرانہ اور فیس دینا پڑتی ہے۔ اس کپڑے کو تلاش کرنے کے لیے استخارہ کامیاب ہے۔ البتہ کچھ لوگ اس جادوگر کے پاس چلے جاتے ہیں جس نے کپڑے پر جادو کیا ہوتا ہے۔ وہ اپنے رمل اور جوتش وغیرہ سے حساب لگا کر بتاتا ہے کہ فلاں قبر میں کپڑا دفن ہے حالانکہ خود اس نے یہ سارا عمل کیا ہوتا ہے۔ کوئی دوسرا کاریگر بھی یہ ساری معلومات مہیا کر سکتا ہے۔

لہو

جادوگر ہمیشہ اپنے متوسلین سے جادو کرنے کے لیے کالا کپڑا، کالا مرغا، کالا بکرا اور کالی سری منگواتے ہیں۔ کالا مرغا ذبح کر کے اس چھری پر لگے لہو کو جادو پڑھ کر مخالف کے گھر کی طرف منہ کر کے پھینک دیتے ہیں اس طرح سیاہ مرغ کے خون کے چھینٹے ہوا میں بکھر جاتے ہیں۔ مطلوبہ شخص کے کپڑوں پر، صحن میں یا گھر کی چھت پر یہ خون کے چھینٹے جا کر پڑتے ہیں۔

میں نے یہ چھینٹے کپڑوں پر گرتے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اس لیے اس عمل کی صداقت پر مجھے یقین ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمھارا وہم ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے یہ جادو ہے اور اس جادو میں جن بھی ملوث ہوتے ہیں۔ جو اس لہو کو کئی میل دور لے جاتے ہیں ۔ یہ جادو کثیر المقاصد ہوتا ہے اور ہر طرح کا نقصان گھر میں ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر بیماری اور گھریلو ناچاقی کے لیے کیا جاتا ہے۔

ہڈی

ایک بچہ سانس لیے بغیر فوت ہو جاتا ہے۔ اس کی قبر کا جادوگر کو خاص طور پر پتہ ہوتا ہے۔ ۴۰ دنوں کے بعد یہ قبر کھودی جاتی ہے ۔ اس میں سے بازو اور کولھے کی ہڈیاں نکال لی جاتی ہیں۔ یہ ہڈیاں لاکھوں روپے میں بکتی ہیں۔ ان ہڈیوں پر جادو کر کے مطلوبہ شخص کے گھر، حویلی، ڈیرہ، دکان یا قبرستان میں دفن کر دی جاتی ہیں۔ مطلوبہ شخص بیمار پڑ جاتا ہے اور اس کی دولت ضائع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ کئی ماہ کے بعد مریض گھل گھل کر مر جاتا ہے۔ یہ اس طرح کا جرم ہے جس طرح انسان انسان کا قتل کرے۔

جانوروں، کتے، سؤر، گائے اور اونٹ کی ہڈیوں پر بھی جادو کیا جاتا ہے۔ اگر اس ہڈی کی تلاش کر کے ضائع کر دیا جائے تو جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر صحیح انداز میں استخارہ کر لیا جائے تو جادو کی نوعیت اور ہڈی کے وجود کی صحیح نشان دہی ہو جاتی ہے۔

دیا

بعض لوگ سرسوں کے تیل یا گھی کا چراغ جلاتے ہیں اور اس کے ذریعے جادو کا عمل کرتے ہیں۔ یہ عمل علاج کے لیے بھی کیا جاتا ہے اور دشمن کے مرض کے لیے بھی۔ اس عمل میں جنات کا دخل بھی ہوتا ہے۔ اس کا تعلق زیادہ تر بیماری سے ہوتا ہے۔ دیئے کی لو سے جن کو خوراک ملتی ہے۔ بعض لوگ بابا کے کہنے سے اپنے گھروں میں بھی تیل کے چراغ جلاتے ہیں۔

ہرمل

ایک جنگلی بوٹی ہے اس سے حاصل کردہ بیج بازار میں عام مل جاتے ہیں۔ ان بیجوں کو کوئلوں پر ڈال کر اس سے بھی عمل کیا جاتا ہے۔ اس کے اثرات بھی مثبت اور منفی دونوں ہوتے ہیں۔ اس جادو میں بھی جنات کا عمل دخل ہوتا ہے۔ اس کے دھواں سے بھی جنات کو خوراک ملتی ہے۔ جن کی خوراک آسان ہے وہ جس گھر میں چاہے داخل ہو کر ہر کھانے کی چیز کھا سکتا ہے۔ جب آگ جلتی ہے تو سگریٹ کے کش کی طرح اس جلتی آگ کی لو کو چوس لیتا ہے۔ ہرمل کا دھواں میٹھا ہوتا ہے اس لیے جن کی طاقت ور خوراک ہے۔

جادو کے اثرات

جادو ایک نفسیاتی (Psychological) عمل ہے۔اس کا سب سے پہلا اثر دماغ اور حواس پر ہوتا ہے۔دماغ کے اثر میں سب سے کمزور یادداشت ہے اس لیے مسحور بھول جاتا ہے کہ یہ کام کیا ہے کہ نہیں۔اوپر درج حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ نبی ﷺ کی یاداشت جادو سے متاثر ہو گئی تھی۔سر درد بھی دماغ سے ہی متعلق ہوتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی کہانی میں بھی آتا ہے کہ:

سَحَرُوٓا اَعۡيُنَ النَّاسِ (۷۔الاعراف۔۱۱۶) نگاہوں کو مسحور کر دیا۔

آج کے زمانے میں بھی جادو کے اثر سے ایک بدصورت عورت خوبصورت نظر آتی ہے اور انسان اس سے شادی کر لیتا ہے۔انسانی جذبات، احساسات، تصورات اور خیالات کا صحیح اور صحت مند ہونا روزمرہ کے کام کاج کے لیے ضروری ہے۔دکان اور کاروبار کی تباہی کی وجہ یہ بھی ہے کہ مسحور ڈھنگ سے کام نہیں کر سکتا اور غلطی پر غلطی کیے جاتا ہے۔سودی اور حرام کاروبار کرتا ہے اور اس طرح دکان فیل ہو جاتی ہے۔ بیماری کی کئی قسمیں ہیں جو جادو سے ہو جاتی ہیں۔ پہلے سے موجود بیماری شوگر، بلڈ پریشر ایسی بڑھ جاتی ہے کہ کوئی دوا اثر ہی نہیں کرتی۔غشی کے دورے، دل کی دھڑکن، بھوک نہ لگنا، معدے کی خرابی، جگر اور گردوں کی خرابی کئی امراض ہیں جو جادو کے ذریعے ہوتی ہیں۔مزے دار بات یہ ہے کہ مریض کہتا ہے کہ مجھے درد گردہ ہے اور ساری ادویات سے مریض ٹھیک نہیں ہوتا اور صرف دم کرنے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ چھاتی میں درد ہے۔ تمام ٹیسٹ ٹھیک ہوتے ہیں۔ٹیکوں سے آرام نہیں آتا۔قل شریف پڑھ کر دم کر دیں مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مادہ پرست دہریے اور کالجوں کے پڑھے لکھے جادو کو جہلا کا وہم قرار دیتے ہیں۔بعض لوگ پاگل پن، مکروفریب اور ہسٹریا کہہ کر جان چھڑا لیتے ہیں۔ہسٹریا اور جادو کی وجہ سے دوروں میں فرق وہی ڈاکٹر کر سکتا ہے جو جادو سے آگاہ ہو۔دونوں کی علامات میں فرق ہوتا ہے۔جادو

چونکہ شیطان ابلیس کے علم وفن کا حصہ ہے اس لیے دلوں میں وسوسے، وہم اور خیالات پریشان کی بھرمار ہوتی ہے۔ دماغ میں برے خیالات کا اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ سکون قلب اور راحت زندگی خراب ہوجاتی ہے۔ جس طرح انسانی جسم کو آگ جلاتی ہے، زخمی کردیتی ہے، اسی طرح آگ کی مخلوق جن کا جادو بھی انسانی جسم پر اثر کرتا ہے۔

کاروبار

حاسد، دشمن اور غصہ میں آیا ہوا رشتہ دار سب سے پہلے اپنے مخالف کی دولت ختم کرنا چاہتا ہے۔ حسد کا موضوع ہی یہ ہے کہ فلاں کی دولت مجھے مل جائے اگر مجھے نہ مل سکے تو اس کے پاس بھی نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حسد سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ جادو کے ذریعے کاروبار واقعی ختم ہوجاتا ہے، دکان فیل ہوجاتی ہے بلکہ بعض اوقات تو دکان اور مکان دونوں بک جاتے ہیں۔ میں نے کئی شخص دیکھے جو جادو کی وجہ سے کاروبار سمیٹ کر شہر ہی چھوڑ گئے۔ روڑ، ہڈی اور تعویذ اس سلسلے میں بہت ہی نقصان کرتے ہیں۔ جادوگر کی فیس پانچ سو روپے ہوتی ہے اور اس کا جادو پانچ لاکھ کا نقصان کردیتا ہے۔ یہی وہ ظلم ہے جس کی وجہ سے اسے حرام کیا گیا ہے۔ الحمدللہ اس بارے میں میرے تجربات بہت ہیں اور جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے سب تجربات اور صحیح علم کی بنیاد پر لکھا ہے۔ کوئی وہم یا خیال نہیں۔

شادی

شادی کروانا اور ہنستی بستی شادی کو برباد کردینا، دونوں جادو کے ذریعے ہوسکتے ہیں۔ شہزاد ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ اس نے زعفران سے کاغذ پر تعویذ کروایا اور اپنے سرہانے رکھ دیا۔ حالات موافق ہوگئے اور بڑی دھوم دھام سے شادی ہوگئی۔ ایسی بہت سی شادیوں کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں جو تعویذوں کے ذریعے ہوئیں۔ مزے دار بات یہ ہے کہ

جادو کے ذریعے کی گئی شادیاں چند ماہ یا چند سال کے بعد عذاب کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور میاں بیوی کی لڑائی زندگی کا ایک مستقل مضمون بن جاتا ہے۔ بچوں کی وجہ سے لوگ مجبوراً رشتوں میں بندھے رہتے ہیں۔ وہاں میاں بیوی کا کوئی مضمون نہیں ہوتا۔ دو دشمن ایک گھر میں رہتے ہیں، صبح شام لڑتے اور پھر صلح کرتے رہتے ہیں۔ کئی گھروں میں ایسی لڑائیاں ہوتی ہیں کہ کئی کئی سال میاں بیوی میں کلام ہی نہیں ہوتا صرف بچوں کے ذریعے مذاکرات ہوتے ہیں۔ میں نے جادو کے ذریعے ہونے والی کوئی شادی کامیاب نہیں دیکھی۔

جس طرح شادی جادو کے ذریعے ہو جاتی ہے اسی طرح طلاق اور گھر کی بربادی بھی جادو کے ذریعے ہو جاتی ہے۔ سینکڑوں گھر میں نے جادو کے ذریعے تباہ ہوتے دیکھے ہیں۔ اگر کوئی نیک آدمی دم کر دے تو چند سال اچھے گزر جاتے ہیں۔ پھر حاسد لوگ دوبارہ جادو کر دیتے ہیں۔ شادی تڑوانے والے جادو کے اصل محرک حاسد اور کم ظرف رشتے دار ہوتے ہیں۔ بہن، بھابھی، ساس، بہو، چچی وغیرہ وغیرہ اکثر گھر برباد کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ ریاض کی شادی ہوگئی اس کی بھابھی نے ایسا عمل کیا کہ طلاق ہوگئی اور بے چارہ ساری عمر در در کی ٹھوکریں کھاتا رہا۔ سوتیلی مائیں بھی کئی گھر اجاڑ چکی ہیں۔

جادو کا توڑ کرنے کے لیے لوگ ماہر جادوگروں کو ڈھونڈتے ہیں اور کئی درگاہوں پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ کئی ہزار روپے فیسوں، نذرانوں اور خرچوں پر لگا دیتے ہیں۔ لاکھوں روپے برباد کرنے کے باوجود گھر آباد نہیں ہوتا، کاروبار نہیں چلتا اور صحت برباد ہی رہتی ہے۔ مجھے اس شخص پر بہت رحم آتا ہے جو ڈاکٹروں، حکیموں، پیروں، عاملوں اور درگاہوں کے چکر میں کئی سال اور کئی ہزار روپے خرچ کر کے کنگال ہو جاتا ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ لوگ لکھ سے ککھ بن جاتے ہیں۔ شر کا اصل کام تخریب ہے اور جادو سب سے بڑا تخریب کار ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جادو جہلا پر اثر کرتا ہے۔ پڑھے لکھوں پر عمل نہیں کرتا۔ میں نے ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی لوگوں اور وزرا کو عاملوں، کاہنوں اور جوتشیوں کے قدموں میں بیٹھا دیکھا ہے۔

ضعیف الاعتقاد زیادہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ وہ حاسد کو خیر خواہ اور خیر خواہ کو دشمن سمجھتے ہیں۔اس بے وقوف کا کیا حال ہوگا کہ جس پر چچی نے جادو کیا اور اسی چچی کو لیکر اسی جادوگر کے پاس چلی گئی جس سے جادو کروایا گیا تھا۔اب جادوگر دونوں سے رقم بٹورتا ہے اور تھوڑا بہت جادو کا اثر کم کر دیتا ہے۔مکمل شفا اس لیے نہیں ہوتی کہ ایک اچھا خاصا ذریعہ آمدن ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح خاندان کا مال کئی سال تک جادوگر کی جیب میں جاتا ہے۔محمد علی کی منگنی ہوگئی اس کی رشتے دار عورت نے کوشش کی یہ منگنی ٹوٹ جائے اور محمد علی کی سادگی سے فائدہ اٹھا کر اسی جادوگر کے پاس لے گئی۔اب جادوگر بابا بہت سیانا تھا اس نے دونوں سے مال بنایا اور منگنی واقعی ٹوٹ گئی۔کام بڑا ہوشیاری سے ہوا تا کہ کوئی فریق بدظن نہ ہو اور نذرانہ نہ مارا جائے۔

رشتوں کا عمل کرنے والے جادوگر بعض بڑے ماہر اور فن کار ہوتے ہیں۔ان کے جادو کی کاٹ مشکل ہوتی ہے اور بعض ناپختہ اور کم علم ہوتے ہیں،اس لیے جادو کم کام کرتا ہے۔کئی لوگ اپنے رشتے داروں کی کرتوت سے واقف ہوتے ہیں اس لیے پہلے سے پیش بندی کر لیتے ہیں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔کئی سیانے بروقت اقدام کر کے بابے کو منا لیتے ہیں۔ اس طرح جادو اثر نہیں کرتا۔غافل اور فاسق لوگوں کا نقصان زیادہ ہوتا ہے۔

یوسف نے ایک مطلقہ سے شادی کر لی۔تین سال ہنسی خوشی گزر گئے۔اس عورت کے سابق شوہر نے ایک عیسائی جادوگر کی خدمات حاصل کیں۔یوسف بیمار ہوگیا۔اس کا بہت علاج کیا مگر ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''۔آخر میں نے اسے مشورہ دیا کہ استخارہ کر لے اور معمولات میں درج وظائف پڑھے۔اس نے استخارہ کیا۔جادو کی پہچان ہوگئی اور جادو کا سارا عمل اسے سمجھ آ گیا۔وہ جادوگر سے جا کر ملا اور جادوگر کے ایک دوست کے ذریعے سارے معاملے کی تحقیق کر لی۔جادوگر نے اسے پیش کش کی کہ بکرا اور اتنے پیسے لاؤ تو میں توڑ کر دیتا ہوں۔یوسف نے مشورہ کیا تو میں نے اسے کہا کہ اس عورت کو طلاق دے دو۔جس دن یوسف نے طلاق دے دی اس کی صحت ٹھیک ہونا شروع ہوگئی۔اللہ کے فضل سے اب حالات بہتر ہو گئے ہیں۔

پیدائش

جادو کے ذریعے ایسا عمل کیا جاتا ہے کہ عورت اور جانوروں کے ہاں بچے پیدا نہ ہوں یا بچے پیدا ہونا بند ہو جائیں ۔جس طرح کاروبار بند ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح پیدائش اور افزائش نسل بھی بند ہو جاتی ہے۔سکینہ کی ماں اپنے داماد سے کسی بات پر لڑ پڑی۔ وہ جادوگر کے پاس گئی اور پانچ ہزار روپے میں ایسا تعویذ لائی کہ سکینہ کے بچے پیدا ہونا بند ہو گئے اور جو موجود تھے وہ بیمار ہو گئے۔اب اگر ماں ہی بیٹی پر جادو کرے تو پھر انسان کہاں جائے اور کس سے دعا کرائے؟

اٹھرا

اٹھرا ایک مرض ہے جس میں اول تو بچے پیدا ہی نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں تو مر جاتے ہیں۔بعض اوقات بچیاں زندہ رہتی ہیں اور لڑکے مر جاتے ہیں۔ یہ مرض جادو کے ذریعے بھی پیدا ہو جاتا ہے اور فطری انداز میں قدرتاً بھی موجود ہوتا ہے۔اس کا علاج قرآن کے ذریعے بھی ممکن ہے اور اللہ والے کسی کو دم بھی کر دیتے ہیں۔ جادو کے ذریعے بھی بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جادو کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے اکثر بیمار اور دماغی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔

جادو دراصل دو دھاری تلوار ہے اور دونوں طرح سے استعمال ہوتی ہے۔اولاد کے حصول کا ایک طریقہ یہ ہے کہ عورت بابا جی کے پاس جاتی ہے۔ وہ اسے ایک تعویذ لکھ کر دیتے ہیں۔عورت اس تعویذ کو بالٹی کے پانی میں گھولتی ہے اور رات بارہ بجے کے بعد کسی چوک یا قبرستان میں تنہائی اور سنسان جگہ پر بیٹھ کر نہاتی ہے۔اس پانی میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ جس گھاس پر گرتا ہے اسے جلا دیتا ہے۔اگر کوئی غافل شخص اس گیلی مٹی کے اوپر سے گذر جائے تو اس کی کمر میں لا علاج درد شروع ہو جاتا ہے۔بعض اوقات رات کی تنہائی میں جادوگر یا اس کا کوئی چیلہ اس عورت سے زنا بھی کر لیتا ہے اور وہ شرم کی ماری کسی کو بتا بھی نہیں سکتی کہ اس پر کیا بیتی ؟ بعض عورتیں یہ سب کاروائی اپنے خاوند سے بھی پوشیدہ رکھتی ہیں۔

شیاطین جن وانس ساری کاروائی رات کو ڈالتے ہیں۔ کام کاج کرنے والے لوگ سو جاتے ہیں اور جادوگر جاگتے ہیں۔ نچنی اتوار کو خاص جادو کیا جاتا ہے کیونکہ اس دن چاند طلوع نہیں ہوتا یا پھر رات کے پچھلے پہر طلوع ہوتا ہے۔

محبت

یہ شعبہ بھی عجیب ہے۔ دیواروں پر اکثر یہ اشتہار پڑھنے کو ملتا ہے کہ ''محبوب آپ کے قدموں میں'' یہ کاروبار اعلانیہ کیا جاتا ہے۔ محبت اور نفرت دونوں طرح کے تعویذ اور عملیات کیے جاتے ہیں۔ مٹھائی، برفی، کھانا اور نمک وغیرہ پر دونوں طرح کے جادو کیے جاتے ہیں۔

نسیم پیر صاحب کے پاس گیا کہ فلاں لڑکی سے مجھے محبت ہے آپ برفی پڑھ دیں تا کہ محبوب سے وصل ہو جائے۔ پیر صاحب کا موڈ ٹھیک نہیں تھا اور نسیم مفت میں کام کروانا چاہتا تھا۔ پیر صاحب نے برفی پر دم کر دیا اور ڈبہ نسیم کو دے دیا۔ پیر صاحب نے خود مجھے بتایا کہ انہوں نے الٹا جادو (دم) کیا تھا۔ نسیم خوشی خوشی برفی لے کر محبوبہ کے گھر گیا۔ محبوبہ نے چائے بنائی اور سارا خاندان چائے اور برفی کے مزے لینے لگا۔ جب محبوبہ کے بھائی نے برفی کھائی تو وہ ایک دم طیش میں آ گیا اور نسیم کی پٹائی شروع کر دی۔ اس طرح نسیم ذلیل وخوار ہو کر محبوبہ کے گھر سے نکلا۔ یہ کام تو اب اتنا عام ہے کہ درباروں پر لوگوں کا بڑا ہجوم رہتا ہے۔ اسی طرح محبت پیدا کرنے کے لیے بھی مٹھائی، نمک، چینی اور برفی وغیرہ کو دم کر کے کھلاتے ہیں۔ کئی پیر اپنے مریدوں کو برفی دم کر کے چائے کے ساتھ کھلاتے ہیں تا کہ مریدوں کی محبت میں اضافہ ہو جائے اور ڈیرے کا کاروبار ترقی کرے۔ ساس بہو کے لیے اور ماں بیٹے کے لیے چینی دم کراتی ہے تا کہ وہ تابع فرمان رہے۔

شریف کی بیوی ناراض ہو کر میکے چلی گئی۔ وہ بابا جی کے پاس گیا اور ایک تعویذ لایا۔ اسے چھت والے بجلی کے پنکھے کے ساتھ باندھ کر پنکھا چلا دیا۔ اس طرح چند دنوں کے بعد صلح ہو گئی اور گھر آباد ہو گیا۔ چند بزرگ قرآنی آیات لکھ کر تختی کو باندھ کر درخت سے لٹکا دیتے ہیں۔ اس عمل سے بھی میاں بیوی میں صلح ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگ زعفران سے نقش لکھ کر سرہانے رکھ دیتے ہیں۔

اس سے بھی میاں بیوی راضی رہتے ہیں ۔ یہ بڑا لمبا مضمون ہے ۔اس کے کئی شعبے ہیں اور ہر شعبے کا ماہر مل جا تا ہے۔محبت کے تعویذ کی فیس زیادہ ہوتی ہے۔صفحہ نمبر ۱۴،۱۵ پر درج سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ کے مطابق ہاروت اور ماروت نے جو جادو بابل میں سکھایا، وہ بھی زیادہ تر عورتوں سے ہی متعلق تھا۔

صحت

صحت اور بیماری کے عمل الگ الگ ہیں ۔گڈا ، ہانڈی ،سوئیاں ،لہو اور ہڈیاں وغیرہ سب پر جادو کر کے مطلوبہ شخص کو بیمار کیا جا سکتا ہے ۔ بیماری بظاہر عام اور مشہور نام کی بیماری ہوتی ہے لیکن لا علاج ،مثلاً تمام علامات دل کے مرض کی ہوں گی ۔ جب لاہور کے کسی بڑے ہسپتال سے ٹیسٹ کرائے جائیں تو دل کی کوئی بیماری ثابت نہیں ہوگی ۔گھر والے اور ڈاکٹر سب خیال کرتے ہیں کہ مریض مکر کر رہا ہے حالانکہ مریض کو شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

یہ اسی طرح کا نفسیاتی عمل ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جادوگروں نے کرتب دکھایا۔ اس سے رسیاں سانپ نہیں بنی تھیں بس آنکھوں کو نظر آتا تھا کہ یہ رسیاں سانپ تھیں ۔اب بیمار کو دل کی بیماری نہیں لیکن جادو کے زور سے وہ دل کی درد محسوس ہوتی ہے ۔یہی جادوگروں کا کمال ہے کہ ایک غیر حق کو حق کر دکھائیں۔اسی طرح دیگر امراض ہیں ۔میڈیکل کے سارے ٹیسٹ ثابت کرتے ہیں کہ مریض بیمار نہیں بلکہ صحت مند ہے اور مریض ہے کہ اس کا جسم سوکھ کر کانٹا بنتا جا رہا ہے۔

جادو کے ذریعے انسان مر بھی سکتا ہے البتہ یہ موت فوراً واقع نہیں ہوتی بلکہ کئی سال لگتے ہیں ۔ یہ موت اسی طرح کا قتل ہے جیسے بندوق یا گولی سے ہوتا ہے۔ بیماری کا جادو بھی جنات کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ اگر استخارہ کر لیا جائے تو حالات سے آگاہی ہو جاتی ہے اور مرض کا علاج کرنا آسان ہو جاتا ہے ۔الحمد للہ کئی مریض دعا اور روحانی طریقے سے علاج کرنے سے ٹھیک ہو گئے ۔اس سلسلے میں بھی لوگ دونوں طرح کے علوم سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ کچھ جادو کا

علاج جادو سے کرتے ہیں اور نیک لوگ جادو کا علاج قرآن اور حدیث کی دعاؤں سے کرتے ہیں۔کالے اور نوری دونوں طریقوں سے مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

مکان

سہیل نے نیا مکان بنایا۔اس کی حاسد رشتہ دار عورت نے مکان کی بنیادوں میں تعویذ رکھ دیئے۔خوبصورت مکان بن گیا لیکن گھر کی ساری خوشیاں غائب ہوگئیں۔خاندانی چپقلش، کاروبار میں مندا،صحت کی کمزوری غرض کئی عوارض گھر میں داخل ہو گئے۔اب مکان بکنے کا بورڈ لگا دیا لیکن مکان مناسب قیمت پر بک بھی نہیں رہا۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ سورۃ البقرہ پڑھ کر مکان کو کئی بار دھوڈالو۔کئی ماہ کی کوشش کے بعد گھر کا سکون واپس آیا۔ چولھے کے نیچے، دروازوں کی چوکھٹ کے نیچے اور صندوقوں میں غرض مکان کا کوئی کونہ ایسا نہیں جس پر جادو کا طریقہ آزمایا نہیں جاتا۔جادوگر کے لیے سب سے پسندیدہ عمل یہی ہے کہ کسی کا گھر برباد کر دیا جائے۔

دکان

حفیظ کا سارا دن بے کار گزرا۔اس نے صرف دوسو کی بکری کی۔گپ شپ میں ہی دن گزر گیا کوئی گاہک اس کی دکان پر نہ آیا۔اس نے مشورہ کیا اور سورۃ البقرہ پڑھ کر دکان کی صفائی کی اور فرش کو دھویا۔صفائی کے دوران دکان کے گوشوں سے روڑ ملے۔دکان کو دھونے سے کاروبار واپس اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔کئی ایسے کاریگر جادوگر ہوتے ہیں کہ دکان کے پاس سے گزرے، جاتے جاتے کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو چند منٹوں میں کاروبار بند ہو گیا۔

کئی نیک لوگ جادو کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو سمجھاتے ہیں کہ جادو سے بچیں، یہ کفر ہے۔ جادوگر بھی اسی شہر میں رہتا ہے۔اس کے مرید اسے بتاتے ہیں کہ فلاں شخص ہمارے خلاف تبلیغی مہم چلا رہا ہے۔جادوگر اور اس کے چیلے سب اپنے کمالات کا تجربہ اس مبلّغ پر کرتے ہیں۔ نئے سیکھنے والے بھی اسی پر تجربہ کرتے ہیں۔ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ اگر اس

نیک شخص پر جادو چل گیا تو عوام پر بھی چل جائے گا۔ حاسد لوگ عجیب عجیب تجربے کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک عجیب حادثہ ہوتا ہے کہ وہی مبلغ جو جادو کے خلاف تقریر کررہا ہوتا ہے اپنی بیماری کا علاج کروانے کے لیے جادوگروں کے آستانوں کا طواف شروع کردیتا ہے۔ اس طرح اس کی ساری وہابیت ختم ہوجاتی ہے اور وہ باباجی کی روحانیت کا قائل ہو کر جادوگروں کے گروہ کا حصہ بن جاتا ہے۔

کئی جادوگر کئی نیک لوگوں کے پیچھے ساری عمر پڑے رہتے ہیں۔ دراصل یہ بھی حق اور باطل کا معرکہ ہوتا ہے۔ اگر نیک لوگ استقامت اور صبر سے کام لیں تو جادوگران کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ لیکن صد حیف کہ اپنے ملک کے نیک لوگ بھی قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں۔ بس نماز اور نعت پر گزارہ کرتے ہیں۔ اس لیے وہ جادوگر کی کاری گری کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ جو شخص واقعی اللہ کی رضا کا طلبگار، یکسو اور مخلص ہو اور قرآن و حدیث کا صحیح علم رکھتا ہو، وہ کسی کے جادو سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ ان کو توبہ کی طرف لے آتا ہے۔ موجودہ زمانے میں یکسو اور مخلص صالحین کی شدید کمی ہے، بظاہر نیک لوگوں کی کثرت ہے۔ اللہ اس قوم کو ہدایت دے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی صحیح پیروکار بن جائے اور دوسروں سے حسد کرنا چھوڑ دے۔

جادو سے بچاؤ

صحت اور طب میں ایک مشہور محاورہ ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔قرآن میں ایک حکم ہے:

وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ (۴۔النسا۔۱۰۲) مگر پھر بھی چوکنا رہو۔

جنگ میں اگر فوج محتاط نہ ہو تو اس کا بہت نقصان ہو جاتا ہے۔اسی طرح عقلمند لوگ جادو کے سلسلے میں بھی احتیاط برتتے ہیں۔ پرہیز کے سلسلے میں بزرگوں نے کافی تجاویز پیش کی ہیں۔ان پر عمل کرنے سے فائدہ پہنچ جاتا ہے۔

☆ سب سے پہلے اپنا عقیدہ ٹھیک کریں کہ مصیبت اور بیماری سب اللہ کے اذن سے آتی ہے۔ اس لیے اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔ اللہ سے دعا کریں اور اللہ کے شرعی احکامات کی سختی سے پابندی کریں۔ جو شخص اللہ کے احکامات کو سمجھتا ہے اور روزانہ باترجمہ قرآن مجید پڑھتا ہے، جادو اس پر اثر نہیں کرتا۔اگر جادو متاثر کر بھی لے تو چونکہ یہ نیک شخص ہر وقت ذکر کی حالت ہی میں رہتا ہے اس لیے جادو کا اثر کم اور علاج آسان ہوتا ہے۔

☆ گھر دکان اور ذاتی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔اگر کوئی تعویذ وغیرہ مل جائے تو اسے نہر کے بہتے پانی میں بہادیں۔ بہانے سے پہلے قل شریف پڑھ کر تعویذ کو دھولیں۔

☆ کسی سے کوئی چیز نہ کھائیں، اگر کسی وجہ سے کوئی چیز کھالی تو اس کی قیمت کی رقم خیرات کردیں۔ مثلاً ایک گھر میں گئے اور ایک پیپسی کی بوتل پی لی تو بزرگوں کا حکم تھا کہ اس بوتل کی قیمت خیرات کردیں یا اپنے نئے مہمان کو ایک بوتل پلادیں۔اس طرح بہت سے روحانی فوائد حاصل ہونگے۔ بوتل پینے کے برابر بوتل پلانے کا اصل مفہوم یہ ہے کہ انسان خود اپنی کمائی کھائے۔سو میل دور بھی گیا ہے اور اپنی کمائی ہی کھا رہا ہے۔لوگوں کا رزق ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ جب ہم لوگوں کے مہمان بن کر حرام رزق کھاتے ہیں تو اس کے مضر اثرات ہم پر مرتب ہوتے ہیں۔ان غلط اثرات کو زائل کرنے کے لیے ہم کھائی ہوئی چیز کی قیمت کے برابر خیرات کر دیتے ہیں یا اپنے نئے مہمان کو اتنا

یا اس سے زیادہ کھانا کھلا دیتے ہیں۔ہم نے اس طریق کار پر کافی عمل کیا اور اسے اپنی زندگی اور صحت کے لیے مفید پایا ہے۔قاری بھی تجربہ کرکے دیکھ لے۔رزق حلال کی برکت سے بہت سی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔کھانے پر کیا گیا جادو بھی بے اثر ہوجاتا ہے۔

☆ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔وضو کی حالت میں جادو کم اثر کرتا ہے اور اس کا توڑ آسان اور جلدی ہوجاتا ہے۔وضو کرکے سونے سے کافی بلائیں ٹل جاتی ہیں۔

☆ سونے سے پہلے آیت الکرسی اور قل شریف پڑھنا احتیاطی طور پر بہترین عمل ہے۔یہ عمل علاج میں بھی مفید ہے۔کئی نیک لوگ ساری عمر آیت الکرسی اور قل شریف پڑھتے رہتے ہیں۔

☆ آیت الکرسی کا حصار بھی مفید ہے۔تین سے گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ ہاتھ، انگلی یا چھڑی پر دم کرلیں۔ پھر ہاتھ، انگلی یا چھڑی سارے کمرے میں دیواروں کے ساتھ پھیریں، چارپائی کے چاروں طرف ہاتھ پھیریں اس طرح سے جادو، جنات اور چوروں کے خلاف مدافعتی قلعہ بن جاتا ہے۔اور منفی قوتیں اس کے اندر داخل نہیں ہو پاتیں۔

☆ قبرستان کے جانوروں کو خیرات ڈالیں۔کوئی چیز جوان کے مزاج کے مطابق ہو انہیں کھانے کے لیے دیں مثلاً چاول، دالیں، گوشت یا روٹی کے پانی میں بھیگے ہوئے ٹکڑے۔

☆ اگر معلوم ہوجائے کہ کسی نے وار کیا ہے تو گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ حوصلے اور صبر کے ساتھ دفاعی پوزیشن سنبھال لینی چاہیے۔صبر، استقامت اور دانش مندی سے فوراً مقابلے پر ڈٹ جانا چاہیے۔

☆ حاسدوں سے تعارف ضروری ہے۔کسی کو کچھ نہ کہیں، مردوں اور عورتوں کے رویئے اور چال ڈھال سے صاف مترشح ہوجاتا ہے کہ فلاں شخص حسد کررہا ہے۔خاموشی سے بات کی تہہ تک پہنچنا چاہیے۔حاسدوں کی نگرانی کرنا مشکل عمل ہے لیکن کسی شاگرد یا رشتے دار کے تعاون سے حاسدوں سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔حاسدوں کے شر سے بچنے کا طریقہ ہر دن مختلف ہو جاتا ہے۔اس لیے حسب حال پرہیزی اقدامات کرلینے چاہییں۔نرم گفتگو، تکبر سے پرہیز اور بے نیازی حاسدوں کے حسد کو کم کردیتی ہے۔ریاء الناس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے تاکہ حسد پیدا ہی نہ ہو۔

☆ طہارت کے شرعی اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے۔ جادو اس شخص پر زیادہ اثر کرتا ہے جو ناپاک رہتا ہے۔ استنجا، وضو اور غسل میں جلدی کرنی چاہیے۔ جب پاخانے یا پیشاب کے لیے جائیں تو جانے اور واپس آنے کی مسنون دعائیں لازماً پڑھیں۔

☆ اپنے گھر میں جب صبح تلاوت کریں تو بلند آواز سے تلاوت کریں۔ قرآن کی باآواز بلند تلاوت کرنے سے شیطانی قوتیں گھروں سے دور رہتی ہیں۔

☆ رات کو سوتے وقت کے معمولات اور بعد از عشا سورۃ الملک، سورۃ المزمل، درود شریف، آیت الکرسی اور قُل شریف کا دم کرنا نہ بھولیے۔ جادو زیادہ تر رات کو اثر کرتا ہے۔ جب ہم اپنے معمولات کی پابندی کریں گے تو شیطان کو ہمارے گھر گھسنے کی جگہ نہیں ملے گی۔

☆ سنت نبوی ﷺ ہے کہ رات کو جلدی سو جائیں۔ عشا کی نماز پڑھ کر اور معمول کا ذکر کر کے جلدی سونا صحت کے لیے مفید ہے۔ جو لوگ رات کو بارہ بجے تک جاگتے ہیں، کھیل میں لگے رہتے ہیں یا ٹی وی وغیرہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ جلدی جادو اور بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔

☆ شرم وحیا اور پردے کے شرعی اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے۔ گناہ میں ملوث لوگوں پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔

☆ جب کوئی شیطان صفت انسان نظر آئے تو **اعوذ باللہ** اور **لاحول** پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرلیں۔ اگر خطرہ محسوس ہو تو اس شیطان صفت انسان کی طرف بھی پھونک ماردیں۔ اس طرح اس کا منفی عمل ضائع ہو جائے گا۔ حاجی عبدالحفیظ کے پاس ایک جادوگر آ گیا اس نے پھونک ماری تو عبدالحفیظ کی بچی فوراً متاثر ہو گئی اور بیمار ہو گئی۔ عبدالحفیظ نے جواباً اعوذ باللہ پڑھ کر اسے بھی پھونک ماردی۔ بچی تو ٹھیک ہو گئی مگر جادوگر کا کافی نقصان ہو گیا اور وہ گاؤں چھوڑ کر کسی اور بستی میں چلا گیا۔ یہ شیطان صفت انسان اپنے علم کا نیک لوگوں پر تجربہ کرتے ہیں۔ وہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ شخص اور اس کا خاندان متاثر ہو گیا تو میرا علم کامل ہے، اس لیے یہ شرارتیں کرتے رہتے ہیں۔ ہم چونکہ دفاعی علم رکھتے ہیں اس لیے ہمیں اپنے دفاع میں چوکس رہنا چاہیے۔

جادو کا علاج

دم

دم، پھونک، فسوں، منتر اور جھاڑ کو عربی زبان میں رقیٰ اور رقیہ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کو بچھونے کاٹا آپ نے کلمات طیبات پڑھ کر اپنا لعاب دہن اس جگہ پر لگایا جہاں بچھونے کاٹا تھا تو دورد کم ہو گیا۔ اسی طرح ایک شخص کو بچھونے کاٹا تو آپ نے اس کے زخم پر بھی دم کر کے لعاب دہن لگایا اور وہ بھی ٹھیک ہو گیا۔ نبی ﷺ نے حضرت امام حسینؓ کو نظر بد کا دم کیا۔ کئی صحابہؓ اور صحابیاتؓ دم کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا:

اَنْ نَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ. (مشکوۃ۔ ۴۳۲۶) ہم نظر لگ جانے سے دم کروالیں۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منتر اور افسوں سے منع فرمایا۔ عمروؓ بن حزم کے خاندان کے لوگ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ایک دم ہے جس کو ہم بچھو کے کاٹے پر پڑھا کرتے ہیں۔ اب آپ نے منع فرما دیا ہے تو ہم کیا کریں؟ پھر انہوں نے یہ منتر پڑھ کر نبی ﷺ کو سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ:

مَا اَرٰی بِهَا بَاساً مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ میں اس (منتر) میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا تم میں **اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعهُ.** (مشکوۃ۔۴۳۲۸) سے جو طاقت رکھے کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے اسے فائدہ پہنچانا چاہیے۔

اسی طرح عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ایام جاہلیت میں ہم لوگ منتر پڑھا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ان منتروں کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

اَعْرِضُوا عَلَیَّ رُقَاكُمْ لَا بَاسَ بِالرُّقٰی تم مجھے اپنے منتر سناؤ جب تک ان منتروں میں **مَالَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ.** (مشکوۃ۔ ۴۳۲۹) شرک نہ ہو ان میں کوئی حرج نہیں۔

شفاؓ بنت عبداللہ کہتی ہیں کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس بیٹھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا:

اَلَا تُعَلِّمِیْنَ هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ. تو اس کو نملہ کا دم کیوں نہیں سکھلاتی جس طرح تو نے اس کو کتابت سکھلائی۔ (مشکوٰۃ۔۴۳۵۹)

احادیث کے مجموعوں میں کئی سو احادیث ہیں جن سے دم کرنا جائز ثابت ہوتا ہے البتہ اس میں شرک کے الفاظ نہ ہوں۔ بہتر ہے کہ ایسے الفاظ ہوں جو قرآن وحدیث میں درج ہیں یا دعائیہ کلمات ہوں۔

کاش اللہ کے نیک بندے صحیح طریقے سے دم کرتے اور جادو، شرک اور بدعت سے پرہیز کرتے۔ اصل نوری علم یہی ہے کہ قرآنی آیات اور احادیث سے دم کیا جائے۔

دم کسی اہل علم وتقویٰ سے سیکھنا چاہیے۔ یہ منتر اس وقت اثر کرتے ہیں جب ان کی کثرت کی جائے۔ ایک مقررہ وقت میں ان منتروں کو دوہراتے ہیں۔ کم از کم تین دفعہ روزانہ پڑھنا ضروری ہے۔ جو لوگ کبھی کبھار منتر کو دوہراتے ہیں ان کی پھونک کا اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ جب جادوگر جیسے بڑے شیطان سے مقابلہ ہو تو یہ منتر کئی سو مرتبہ روزانہ دوہرانا پڑتے ہیں تاکہ ان کا زبان پر اثر بڑھ جائے۔

ذیل میں وہ دم درج کیے جا رہے ہیں جو ہم نے کتاب ''حقیقت ذکر'' میں شائع کیے ہیں۔ ہر خاص وعام کو اجازت ہے بشرطیکہ وہ باوضو ہو، فرائض کا پابند ہو اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے اور ان کلمات طیبات کو روزانہ دوہرائے۔ جن شاگردوں نے پابندی کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان میں تاثیر بھی دی ہے۔

منتر کا معاوضہ ایک اختلافی امر ہے۔ کچھ لوگ منتر کا معاوضہ لینے کے قائل ہیں اور کچھ فی سبیل اللہ منتر کرتے ہیں۔ کئی بزرگ نوری علم کا بہانہ کر کے اپنی روزی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور شیش محل تعمیر کرتے ہیں۔

اصل میں نیت کا عمل دخل ہے، اگر کسی کی نیت دنیا کمانے کی ہے تو اللہ اسے دنیا دے دے گا۔ اگر آخرت کمانے کی نیت ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت دے دے گا۔

میں اپنا مسلک نذر نیاز کے باب میں بیان کر چکا ہوں اس لیے میں دم اور منتر کو ذریعۂ روزگار بنانے کا قائل نہیں ہوں۔ میری رائے میں یہ کام فی سبیل اللہ ہونا چاہیے۔

یہ ہمارے معاشرے کی خرابی ہے کہ فی سبیل اللہ کام کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ اسے بڑا پیر سمجھتے ہیں جو زیادہ نذر نیاز لیتا ہے، بڑے ڈیرے میں رہتا اور شیش محل بناتا ہے۔ جو غریب پرانے کپڑوں میں ملبوس ہو اسے تو لوگ قابل التفات بھی نہیں سمجھتے، اس سے سلام دعا کے روادار نہیں ہوتے اور نہ ہی اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

یہ تمام وظائف معمولات کا حصہ ہیں یعنی ہر طالب حق کو روزانہ پڑھنے کی اجازت ہے۔ جو لوگ ہر روز کم از کم تین مرتبہ پڑھیں گے ان شاء اللہ ان پر جادو اثر نہیں کرے گا۔ اگر کچھ اثر ہو بھی جائے تو ان اوراد کی تعداد میں اضافہ کر دیں، پھر تین کی بجائے سو دفعہ پڑھ لیں۔

اگر راقم سے ہی مشورہ کرنا ہو تو خود بھائی پھیرو تشریف لائیں یا پھر ٹیلی فون پر بات کر لیں۔ فون نمبر کتاب کے شروع میں درج ہے۔ کئی لوگوں نے ان معمولات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

عوام کا مطالبہ یہ ہے کہ آپ دم کر دیں یا تعویذ دے دیں۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ ورد میں نے بتا دیا آپ خود پڑھ لیں یا آپ کا کوئی رشتے دار پڑھے۔ فائدہ انشاء اللہ ضرور ہوگا۔ لوگ پیسے دینے کو تیار ہوتے ہیں، وضو کر کے ورد اور وظیفہ پڑھنا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے۔

معمولات کے اقتباسات

☆ باوضور ہیں، باوضوسوئیں۔

☆ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. میں شیطان مردود کے مقابلے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

☆ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا مَلْجَأً مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ. اقتدار اور قوت اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے، اللہ کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں۔

☆ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ . میں اللہ کے غلبے اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جسے ملنے کا مجھے خطرہ ہے۔

☆ چاروں قل پڑھ کر سوتے وقت سارے جسم پر تین بار دم کرلیں۔

☆ آیت الکرسی پڑھ کر سوئیں۔

☆ آیت الکرسی ۳ سے ۱۱ دفعہ پڑھ کر حصار بنالیں۔

☆ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع کثرت سے پڑھیں اور مریض کو دم کردیں۔

☆ سورۃ الفاتحہ ۴۱ دفعہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیانی وقفہ میں پڑھ کر پانی دم کرلیں، وہ پانی مریض کو پلادیں۔

☆ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ (۲۳۔المومنون۔۹۷۔۹۸) اور دعا کرو کہ ''پروردگار، میں شیاطین کی اکساہٹوں سے تیری مانگتا ہوں ، بلکہ اے میرے رب ، میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں''۔

☆ پاکیزگی افکار اور جسم ولباس کی طہارت کا خاص خیال رکھیں۔

☆ برے لوگوں اور گندے خیالات والے افراد سے میل جول نہ رکھیں۔

☆ سورۃ البقرہ ۱۴۱ مرتبہ پڑھ کر خود کو بھی دم کر لیں اور سارے گھر کو بھی پانی کے چھینٹوں سے دم کر دیں اور آخر میں سارے گھر یا دکان کو بھی دھو لیں۔

☆ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ (۱۰۔یونس۔۸۱) اللہ ابھی اسے باطل کیے دیتا ہے، مفسدوں کے کام کو اللہ سدھرنے نہیں دیتا۔

☆ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ (۲۰۔طٰہٰ۔۶۹) پھینک جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگلے جاتا ہے۔ یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کسی شان سے آئے''

مذکورہ بالا آیات مبارکہ ہر روز نماز عشا کے بعد ۲۱ دفعہ خود پڑھیں اور اپنے آپ کو دم کر لیں۔ اور اگر کوئی سحر زدہ شخص مل جائے تو اسے بھی ۲۱ دفعہ پڑھ کر دم کر دیں۔ البتہ جتنی کثرت سے خود پڑھیں گے اتنا ہی دم میں تاثیر بڑھ جائے گی۔ ۲۱ دفعہ تو کم از کم حد ہے، کثرت کی کوئی حد نہیں۔ اگر صرف معمول ہی بنانا ہے تو تین دفعہ پڑھ لینا ہی کافی ہے۔

☆ اگر کسی کپڑے یا چھت پر خون کے چھینٹے پڑیں تو چاروں قل پڑھ کر پانی سے دھو دیں۔ اگر کسی کپڑے یا کاغذ پر نقش یا تعویذ ہو تو اسے بہتے پانی کے دریا، نہر یا کھال میں قل شریف پڑھ کر دھوئیں جب ان کے نقش مٹ جائیں تو اس کپڑے اور کاغذ کو بہتے پانی میں بہا دیں۔

☆ جادو کے دفاع کے لیے کسی جادوگر کے پاس نہ جائیں بلکہ کسی اللہ والے سے مشورہ کریں۔ نیک لوگ بھی صحیح مشورہ دے دیتے ہیں۔ جادوگر کو تو اپنی فیس سے غرض ہوتی ہے اور وہ اپنے ذریعہ آمدن کے لیے امیر لوگوں کی تلاش میں رہتا ہے۔

☆ اہل ذکر پر جادو کا اثر کم ہوتا ہے اس لیے دائم ذاکر بننے کی کوشش کریں۔

استخارہ

نبی ﷺ نے صحابہؓ کو دعائے استخارہ سکھائی تا کہ وہ اپنے روزمرہ کاموں میں اللہ سے مشورہ کرلیں کہ یہ کام فائدہ مند ہے یا نقصان دہ۔ ہم نے شادی اور کاروبار کے سلسلہ میں بہت استخارے کیے ہیں۔ یہ ایک مفید چیز ہے۔ ذیل میں درج دعا کو رات سوتے وقت پڑھیں اور دعا سے پہلے دو نفل پڑھ لیں۔ درود شریف پڑھیں، دعا میں ایک لفظ "ھذا لامر" آتا ہے۔ اس مقام پر اپنی ضرورت بزبان اردو، پنجابی اللہ تعالی سے عرض کریں۔ اور اپنی زبان میں اللہ سے التجا کریں کہ وہ میرے کام کے سلسلے میں میری رہنمائی کرے۔

میں نے جادو کے راز جاننے کے لیے دعائے استخارہ سے مدد حاصل کی اور اپنے شاگردوں کو سکھایا۔ اگر کسی پر جادو ہو جائے اور وہ دعائے استخارہ پڑھے تو اللہ کے حکم سے رات کو خواب نظر آئے گا اس میں جادوگر کی شکل، جادو کرنے والے کی شکل، جادو کی نوعیت بلکہ گڈا، کنکریاں یا تعویذ وغیرہ بھی نظر آجاتے ہیں۔ ایک دفعہ بات سمجھ آجائے تو بہتر ورنہ تین دن متواتر استخارہ کرنے سے جادو کا سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہدایت ہے جو وہ اپنے مخلص بندوں کو دیتا ہے۔

دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں۔ تیرے علم کی مدد سے اور قوت طلب کرتا ہوں تیری قدرت سے اور چاہتا ہوں تجھ سے تیرا فضل عظیم تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھتا تو ہر چیز کا جاننے والا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو غیب جاننے والا ہے۔ اے اللہ تیرے علم میں وہ کام جو میں

وَ مَعَاشِیُ وَ عَاقِبَةِ اَمرِیُ فَاقُدُرُهُ لِیُ وَ یَسِّرهُ لِیُ ثُمَّ بَارِکُ لِیُ فِیُهِ وَ اِنُ کُنُتَ تَعُلَمُ اَنَّ هٰذَا الُاَمُرَ شَرٌّ لِّیُ فِیُ دِیُنِیُ وَ مَعَاشِیُ وَ عَاقِبَةِ اَمرِیُ فَاصُرِفُهُ عَنِّیُ وَاصُرِفُنِیُ عَنُهُ وَاقُدُرُ لِیَ الُخَیُرَ حَیُثُ کَانَ ثُمَّ اَرُضِنِیُ بِهٖ .

کرنا چاہتا ہوں میرے لیے بہتر ہے دین میں، معاش میں یا انجام کار کے اعتبار سے تو تُو مجھے اس پر قدرت دے اور میرے لیے آسانی فرما اور پھر اس میں برکت دے اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین، معاش یا انجام کار کے اعتبار سے تو میری توجہ اس سے پھیر دے۔ اور اس کا خیال میرے دل سے دور کر دے اور میرے لیے بہتری کا انتظام کر جہاں کہیں وہ ہو پھر مجھ کو اس سے راضی کر۔

(مشکوٰۃ۔۱۲۴۷)

اس کے بعد گیارہ دفعہ پڑھیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الُمَلِکُ الُحَقُّ الُمُبِیُنُ.

کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر وہ اللہ جو بادشاہ ہے، حق ہے اور مبین ہے۔

اس کے بعد درود ابراہیمی پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ جس موضوع پر بھی استخارے کی نیت کی جائے گی، حسب حال خواب نظر آ جائے گا۔ اگر کوئی خواب سمجھ نہ آئے تو اہل علم حضرات سے مشورہ کر لینا چاہیے۔ خواب ضرور نظر آتا ہے لیکن صبح اٹھ کر محسوس ہوتا ہے کہ خواب نہیں آیا یا آیا ہے تو سمجھ سے بالاتر ہے۔ دوسرے دن دوبارہ استخارہ کریں۔ بعض اوقات اعوذ باللہ کی تسبیح بھی ساتھ کرنا پڑتی ہے۔ لباس، بستر اور جسم کی پاکیزگی کا خاص خیال رکھیں اور وضو کی حفاظت کریں۔ بعض خواب واضح ہوتے ہیں کسی تعبیر یا مشورے کی حاجت نہیں رہتی لیکن بعض خواب سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں اور تعبیر کرنا پڑتی ہے۔ کسی اہل علم سے مشورہ کریں یا کتاب سے تعبیر دیکھ لیں۔ خود استخارہ نہ کر سکیں تو کسی نیک عورت یا مرد سے استخارہ کروایا جا سکتا ہے۔ استخارہ کی اور بھی بہت سی دعائیں معروف ہیں لیکن میرے تجربے میں یہ مذکورہ بالا حدیث کی دعا آئی ہے اس لیے میں اسی کا مشورہ دیتا ہوں۔

زیارت قبور

قبرستان کی زیارت نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ صبح، رات کو یا جب فرصت ملتی، قبرستان جایا کرتے تھے۔ احادیث میں زیارۃ القبور کا باب درج ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ .

میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے بے زار کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ (مشکوٰۃ۔۱۶۶۷)

جب قبرستان میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِا الْاَثَرِ

اے قبر والو تم پر سلامتی ہو۔ بخشے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو، تم پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔۱۶۷۳)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت ہے کہ پوچھنے پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ کہو:

اَلسَّلَا مُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ .

مومنین اور مسلمین کے ان گھروں پر سلامتی ہو۔ اور رحم کرے پہلے جانے والوں پر اور بعد میں آنے والوں پر اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔۱۶۷۵)

کچھ ان دونوں دعاؤں کو ملا کر پڑھ لیتے ہیں۔ اگر کچھ بھی یاد نہ ہو تو "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ" ہی کہہ دیں۔

عوام الناس کے قبرستان میں زیادہ عبرت ہوتی ہے اور ہمارے ماں باپ ہماری دعاؤں کے زیادہ مستحق ہیں۔ اس لیے بزرگوں اور اہل خاندان کی قبروں پر جا کر دعائیں مانگنا بہتر

ہے۔اپنے عزیزوں کے ساتھ ساتھ سارے قبرستان کے باسیوں کی مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ کسی پرانی اور ٹوٹی قبر کے سرہانے بیٹھ کر عبرت حاصل کرنی چاہیے۔اپنی اندھیری قبر کو روشن کرنے کی تدابیر پر غور کرنا چاہیے۔قبرستان کے باسی جانوروں کی خوراک کا اہتمام بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔اگر کوئی باقاعدگی کرے تو جانور اس کا انتظار کرتے ہیں۔قبرستان کے جانوروں کو مارنا نہیں چاہیے۔بعض اوقات جن سانپ کی شکل میں نظر آجاتا ہے۔اس کو مارنے کی بجائے **لاحول** یا **اعوذ باللہ** پڑھ کر پھونک ماردی جائے تو فوراً غائب ہوجاتا ہے۔اگر سانپ بھاگنے کی بجائے مقابلے پر اتر آئے تو پھر چھڑی سے مار دینا جائز ہے۔

اگر قبرستان میں کوئی غیر معمولی واقع پیش آئے تو اہل علم وتقویٰ سے مشورہ کر لینا چاہیے۔غلط کاموں میں ملوث نہ ہوں۔قبرستان میں خلاف شرع بہت کام ہوتے ہیں۔ایسی باتوں سے صرف نظر کرکے بچ کر نکل جائیں۔گناہوں سے پرہیز لازم ہے۔اپنے کام سے کام رکھیں۔دعا کی ،قبرستان کی زیارت کی ، جانوروں کی خدمت کی اور عبرت حاصل کر کے جلدی واپس آگئے۔

کئی ماہ کے عمل سے قبرستان کے کوّے واقف اور دوست بن جاتے ہیں۔بعض اوقات یہ کوّے جادو ختم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔کئی واقعات میں کوّے گڈا،تعویذ اور ہڈیاں قبر سے نکال کر اپنے خیر خواہ کی مدد کر دیتے ہیں۔جادو کے ان اعمال کو بہتے پانی میں دھو کر بہا دینا چاہیے۔سمجھ دار لوگ ان جانوروں سے بڑے فائدے حاصل کرتے ہیں اور جاہل قبرستان کو شرک اور بت پرستی کا مرکز بنا لیتے ہیں۔اولیا اللہ کی قبروں پر بھی وہی دعا پڑھیں جو عام قبرستان میں پڑھتے ہیں۔سجدہ یا مشرکانہ افعال سے پرہیز کریں۔نیک لوگوں کی قبروں سے نیکی اور آخرت کا سبق لینا چاہیے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّم